آفات سے متعلق رپورٹنگ

گائیڈ بک

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ڈیزاسٹر مینجمنٹ

تعارف

کسی بھی آفت کی صورت میں بروقت اور صحیح اطلاعات امدادی کارروائیوں، بحالی کے عمل اور تعمیر نو میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یوں تو سرکاری اور غیر سرکاری فلاحی ادارے متاثرین اور امدادی کارکنوں کو بہت سی اطلاعات پہنچاتے ہیں مگر بعض اوقات چند تنظیمیں اور ادارے اپنے تعصّبات اور مفادات کے باعث صحیح اطلاعات جاری نہیں کرتے اور یوں امداد اور بحالی کے سارے عمل کی بنیاد ہی غلط ہو جاتی ہے۔ اسی تناظر میں دنیا بھر کی ماہرین گزشتہ دو دہائیوں سے اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ قدرتی آفات کی صورت میں ذرائع ابلاغ کس طرح اطلاعات کے بل بوتے پر خطرات اور نقصانات کو کم کر سکتے ہیں۔ قدرتی آفات کے خطرات سے نپٹنے کیلئے اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی نہ صرف امدادی ماہرین کو فوری اور مؤثر ردعمل میں مدد دیتے ہیں بلکہ متاثرہ لوگوں کو بھی سرکاری اور غیر سرکاری امدادی تنظیموں کی کارکردگی جانچنے اور ان کا احتساب کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ قدرتی آفات سے بچنے اور اس سے ہونے والے نقصانات کی شدت کو کم کرنے کا یہ ایک کامیاب طریقہ ہے

NDMA اس وقت UNDP کے تعاون سے ONE-UN DRM کے ایک مشترکہ پروگرام کے تحت دو سالہ تربیتی پروگرام پر کام جاری رکھے ہوئے ہے جس کا مقصد قدرتی آفات سے ہونے والے نقصانات کو گھٹانا اور تحقیق و پالیسی سازی میں مقامی آبادی کی شمولیت کو یقینی بنانا ہے۔ قدرتی آفات کے خطرات سے دوچار پاکستان کے مختلف اضلاع میں مقامی صحافیوں کی تربیت بھی اس پروگرام کا حصہ ہے۔ تربیت کا مقصد صحافیوں کو قدرتی آفات کی رپورٹنگ کیلئے چند بنیادی پہلوؤں اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا ہے۔ قدرتی آفات کی رپورٹنگ سے متعلق اس گائیڈ بک میں مشورے اور تجاویز دی گئی ہیں جن پر قدرتی آفات کے آنے سے پہلے اس کے دوران یا بحالی کے دوران عمل کر کے نقصانات کو کم کیا جا سکتا ہے۔

اس کتابچے کی تیاری میں آفات اور ذرائع ابلاغ کے کردار سے متعلق مختلف تنظیموں کی مطبوعات سے مدد لی گئی ہے۔ ہم خصوصاً UN-ISDR اور Duryog Nivaran اداروں کے شکر گزار ہیں۔

مندرجات

1۔ قدرتی آفات کی رپورٹنگ۔ماضی کے تناظر میں

(I) اینن برگ واشنگٹن پروگرام

(II) آفات کے متعلق معلومات کے بارے میں فن لینڈ میں ٹیمپرے اعلامیہ

(III) جاپان میں یوکوہاما کانفرنس

2۔ قدرتی آفات کی رپورٹنگ کی افادیت

(I) بنگلہ دیش کے سمندری طوفان

(II) ایشیاءاورافریقہ میں سمندری لہر/سونامی اورامدادی کارروائیاں

(III) امریکہ کا سمندری طوفان قطرینہ

(IV) مشرقی یورپ کے دریاؤں میں زہریلے مواد کا حامل ہونا

(V) ہندوستان کا سانحہ بھوپال 1984ء

3۔ قدرتی آفات۔رپورٹنگ کے مراحل

(I) ممکنہ آفت سے مکمل لاعلمی کا مرحلہ

(II) قبل از آفت مرحلہ

(III) جب قدرتی آفت آجائے

(IV) بعد از آفت مرحلہ

4۔ ناگہانی آفات کی رپورٹنگ: بنیادی اصول

(I) بنیادی تحریر کے اجزاء

(II) تحریر کی ترتیب وڈھانچہ

(III) قابل فہم اورواضح تحریر

(IV) ذرائع معلومات

5۔ آفات سے متعلق صحافتی سوجھ بوجھ

(I) ممکنہ خطرے کی نوعیت

(II) خدشات کی جانچ پڑتال

(III) بچاؤ کے طریقے

(IV) خطرے کی پیشگی اطلاع

6۔ حادثات کی تصاویر اور خبروں سے متعلقہ ضابطہ اخلاق

7۔ آفات سے متعلق صحافیوں کیلئے مفید معلومات

(I) آفات کی انتظام کاری میں استعمال ہونے والی اصطلاحات

(II) نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس 2006: اہم خدوخال

(III) آفات سے بچاؤ کیلئے قومی حکمت عملی

(IV) پاکستان کو درپیش چند بنیادی خطرات کا مختصر جائزہ

(V) جاپان میں طے کی جانے والی ہیگو فریم ورک فار ایکشن کی ترجیحات

(VI) اہم دفاتر کے ایڈریس اور ٹیلی فون نمبرز

قدرتی آفات کی رپورٹنگ۔ ماضی کے تناظر میں

امریکہ کی ایک سائنسی تحقیقاتی اکیڈمی کے زیر اہتمام قدرتی آفات اور ابلاغ عامہ سے متعلق کمیٹی نے 1979ء میں ایک مباحثے کا اہتمام کیا۔ واشنگٹن میں ہونے والے اس مباحثے کا مقصد دور جدید میں قدرتی آفات کی رپورٹنگ اور اس کے بارے میں ذرائع ابلاغ کی سوچ کا جائزہ لینا تھا۔

اس مباحثے سے یہ بات سامنے آئی کہ ماضی میں آفات کی رپورٹنگ سے متعلق تفصیلی تحقیق نہیں کی گئی اور ابھی تک ہونے والی تحقیق کا محور میڈیا کی آفات سے متعلق پیشگی اطلاعات یا پھر آفات کے بعد کا کام تھا۔

ورکشاپ میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ قدرتی آفات میں میڈیا کی کارکردگی سائنسی بنیادوں پر جانچنے کی بجائے روایتی دانشمندی کا سہارا لیا گیا۔

اس ورکشاپ کے فوراً ہی بعد انسداد آفات سے متعلق ایک آسٹریلوی کالج نے ایک جائزہ گروپ تشکیل دیا۔ اس گروپ نے قدرتی آفات کی رپورٹنگ سے متعلق بنیادی رہنما اصول ترتیب دیئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- آفات سے نمٹنے کیلئے بہتر معلومات کی فراہمی کے ذریعے عوامی کارکردگی میں اضافہ کرنا
- متاثرین کو بدلتے حالات سے آگاہ رکھنا
- کسی بھی واقعہ کی درست اور فوری اطلاع پہنچانا
- خطرات کی پیشگی اطلاع اور بچاؤ کے طریقوں سے آگاہ کرنا
- کسی واقعہ کی صورت میں عوام کو مخصوص اور محفوظ ردعمل کیلئے تیار کرنا
- عوام اور متاثرین کو حکام اور امدادی تنظیموں کے اقدامات کے بارے میں باخبر رکھنا
- عوام اور متاثرین میں مخصوص گروہوں کی فلاح سے متعلق پیغامات باہم پہنچانا
- حوصلہ افزا مگر درست پیغامات کے ذریعے میڈیا کی موجودگی کا احساس دلاتے رہنا

قدرتی آفات سے متعلق معلومات کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے 1980ء سے 1995ء کے دوران بہت سے بین الاقوامی اجلاس ہوئے اور کتابیں شائع کی گئی۔ اس سلسلے میں چند قابل ذکر سرگرمیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

(I) ایبنن برگ واشنگٹن پروگرام

اکتوبر 1986ء میں ایبنن برگ واشنگٹن پروگرام کے تحت ایک ورکشاپ میں کرۂ ارض پر آنے والی آفات اوران سے متعلق معلومات کے بین الاقوامی تبادلے کا جائزہ لیا گیا۔اس اجلاس کا مقصد چرنوبل اورتین میل لمبائی والے جزیرہ نما ایٹمی بجلی گھروں سے تابکار مادے کے اخراج اور دوسری قدرتی اورانسان کی پیدا کردہ آفات کے جواب میں اطلاعات کی فراہمی کے زیادہ مؤثر نظام کی تشکیل کرنا تھا۔اس وقت سے لےکر آج تک اس پروگرام کے تحت ذرائع ابلاغ اورآفات کے درمیان تعلق کے موضوع پر بہت سے مباحثے اورتحقیقاتی مقالے لکھے گئے ہیں جن میں سے چند قابل ذکر ہیں۔

1. The mitigation and management of sudden catastrophe

اچانک تباہی کی صورت میں نقصانات کوکم کرنے کے طریقے اور تنظیم کاری

2. Lesson in Emergency: Communication of Disasters from the Disasters of 1988

ہنگامی حالات میں معلومات کی فراہمی 1988ء کی آفات سے سبق

3. Conference on Disaster Communication in Tempore

آفات کے دوران معلومات کی فراہمی سے متعلق ٹیمپرے میں ہونے والی کانفرنس

4. Media Disaster Relief and Images of the Developing World

ذرائع ابلاغ،آفات میں امدادی کارروائیاں اورترقی پذیر ممالک کی صورت حال

5. The Media, Scientific Information and Disasters

میڈیا،سائنسی معلومات اورآفات

(II) آفات کے متعلق معلومات کے بارے میں فن لینڈ میں ٹیمپرے اعلامیہ

آفات سے بچاؤ اور زندگی بچانے کیلئے معلومات کی قوت کے استعمال کے موضوع پر ایک تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس میں 25 ممالک کے مندوبین نے تفصیلی غوروخوض کے بعد آفات کے دوران معلومات کی فراہمی کے بارے میں ایک اعلامیے پر اتفاق کیا۔اس اعلامیے میں انسان کی پیدا کردہ اورقدرتی آفات کے باعث انسانی جانوں کے ضیاع اور ماحول اوراملاک کو پہنچنے والے نقصانات کوکم کرنے کی غرض سے قومی اور بین الاقوامی سطح پر رابطوں اور معلومات کی فراہمی کے نظام کو بہتر بنانے کا منصوبہ پیش کیا گیا۔

(III) جاپان میں یوکوہاما کانفرنس

اقوام متحدہ نے 1990ء سے 2000ء تک کے عرصے کو قدرتی آفات سے ہونے والے نقصان میں کمی کی دہائی قرار دیا تھا۔ اس پلیٹ فارم کے تحت 1994ء میں ایک بین الاقوامی گول میز کانفرنس بلائی گئی جس کا انعقاد یوکوہاما (جاپان) میں ہوا۔ قدرتی آفات سے ہونے والے نقصانات میں کمی کے موضوع پر بلائی گئی اس کانفرنس میں تباہی سے متعلق معلومات کی تیاری، فراہمی اور اس میں سرکاری حکام، امدادی تنظیموں، ماہرین اور میڈیا کے کردار اور رابطوں کا جائزہ لیا گیا۔ اس کانفرنس کے نتائج اور سفارشات نے دو اہم بنیادی اصولوں اور مخصوص سفارشات کو جنم دیا۔

اصول

☆ پوری دنیا میں ذرائع ابلاغ قدرتی آفات سے متعلق لوگوں کو آگاہی اور شعور دینے، خطرات سے پیشگی آگاہی، متاثرہ علاقوں کے بارے میں معلومات کے حصول اور ترسیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

☆ حکام، امدادی تنظیموں اور عوام کو متاثرین کی مخصوص ضروریات کے بارے میں خبردار کرنا اور حادثات کے مقابلے اور ردعمل کی صلاحیت پر نظر رکھنا، یہ سب میڈیا ہی کے ذریعے ممکن ہے۔

☆ قدرتی آفات کی صورت میں اطلاعات کی بروقت، درست اور فوری فراہمی جانیں بچانے، املاک کے نقصانات کم کرنے اور عوامی شعور اجاگر کرنے کا انتہائی مؤثر طریقہ ثابت کیا جاچکا ہے۔ اس طرح کی معلومات متاثرین کو اپنی حفاظت کیلئے عملی اقدامات اٹھانے کے قابل بناتی ہیں۔

سفارشات

امدادی تنظیموں اور ماہرین کو باہمی اعتماد کی بنیاد پر میڈیا کے ساتھ پیشہ ورانہ تعلقات استوار کرنے چاہئیں اس بات کے باوجود کہ دونوں کے مقاصد، کام کی نوعیت اور ضروریات میں فرق ہوسکتا ہے۔ دونوں کے درمیان مسلسل اور مؤثر رابطے قدرتی آفات کے مختلف مراحل میں ایک دوسرے کے قریب آنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

☆ امدادی تنظیموں کی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ میڈیا کو قابل اعتبار اور فوری اطلاعات بہم پہنچائیں۔ ان اطلاعات کا مختصر اور قابل فہم ہونا ضروری ہے۔ اگر ان اطلاعات کا تعلق کسی بڑے واقعہ یا خبر سے ہوگا تو ان کی اشاعت بہتر انداز میں ہوگی۔

☆ امدادی اداروں کو ابلاغ عامہ اور اطلاعات کے متبادل ذرائع استعمال کرتے ہوئے انتظام آفات کے مختلف موضوعات اور پیغامات کی نشاندہی کرتے رہنا چاہیے۔

☆ میڈیا اور امدادی اداروں کو ایک جگہ کام کرنے کے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے کارکنوں کی تربیت اس انداز میں کرنی چاہیے کہ وہ نہ صرف آفات سے نمٹنے کی صلاحیت میں اضافہ کریں بلکہ قدرتی خطرات کے بارے میں درست اور اعلیٰ معیار کی رپورٹنگ کو بھی یقینی بنائیں۔

☆ امدادی تنظیمیں اور میڈیا کو قدرتی آفات سے بچنے اور نقصانات میں کمی کے موضوعات کو اپنی رپورٹنگ میں جگہ دینی چاہیے۔ اُن طریقوں کی خاص کر نشاندہی اور تشہیر کرنی چاہیے جو ماضی میں قدرتی آفات کے نقصانات کو کم کرنے میں کامیاب یا ناکام ہوئے۔

☆ میڈیا کے اداروں کو قدرتی آفات اور ان سے نمٹنے کی تیاریوں سے متعلق اپنی رپورٹنگ کے معیار کا بغور جائزہ لینا چاہیے اور جہاں ضرورت پڑے تو وہاں امدادی تنظیموں کے ساتھ مل کر اپنی رپورٹنگ کے بہتر معیار اور حقائق کی درستگی کیلئے کام کرنا چاہیے۔

یوکوہاما کانفرنس کے نتیجے میں ایک حکمت عملی تیار کی گئی اور ساتھ میں دنیا کو محفوظ بنانے کیلئے اس کے نفاذ کے منصوبے کو بھی حتمی شکل دی گئی جس کے اہم نکات یہ ہیں۔

☆ عوامی شعور اجاگر کرنے کیلئے تعلیمی اور اطلاعات کی فراہمی کا منصوبہ تشکیل دے کر اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ قدرتی آفات سے ہونے والے نقصانات میں کمی کے منصوبے کو مؤثر بنانے کیلئے پالیسی سازوں اور دوسرے فریقین کی مدد حاصل کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

☆ انسانی زندگی بچانے اور املاک کا نقصان گھٹانے میں قدرتی آفات سے بچاؤ کے پروگرام کی اہمیت اجاگر کرنا ضروری ہے۔ اس میں میڈیا کے اشتراک سے عوامی شعور بیدار کرنا، قدرتی آفات سے متعلق تعلیم دینا اور رائے عامہ ہموار کرنا شامل ہے۔

☆ دستاویزات اور اطلاعات کی اشاعت کے ذریعے لوگوں کو یہ باور کرانا ضروری ہے کہ بروقت اقدامات کے ذریعے قدرتی آفات سے ہونے والے نقصانات میں کمی لائی جاسکتی ہے۔

2۔ قدرتی آفات کی رپورٹنگ کی افادیت

انسانی جانوں کی حفاظت میں میڈیا اہم کردار ہےاور کیوں نہ ہو یہ میڈیا ہی ہے جو معاشرتی یکجہتی اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی بے انتہا صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ عوام اور مختلف گروہوں کے درمیان رابطوں کا اہم ذریعہ ہے۔ آفات کی رپورٹنگ کی افادیت سے متعلق کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔

(I) بنگلہ دیش کے سمندری طوفان

نومبر 1970ء میں اونچی لہروں کے ساتھ آنے والے سمندری طوفان نے تین لاکھ لوگوں کی جان لے لی اور تقریباً 13 لاکھ افراد بے گھر ہوئے۔ پھر 1985ء میں ایک ایسے ہی طوفان نے اسی علاقے کو نشانہ بنایا مگر اس بار IDNDR کے ڈائریکٹر Dr.Olavi Elo کے مطابق خطرات کی پیشگی اطلاع دینے کے بہتر نظام کے باعث لوگ زیادہ تیار تھے۔ نتیجتاً تقریباً 10 ہزار افراد اس طوفان کا نشانہ بنے جو 1970ء کے جانی نقصان کا صرف 3 فیصد ہے اور جب ایک اور خوفناک سمندری طوفان نے 1994ء میں اس علاقے کا رخ کیا تو ایک ہزار سے کم افراد ہلاک ہوئے۔ بنگلہ دیش کے قدرتی آفات سے بچاؤ کے مرکز کے ڈائریکٹر محمد سعید الرحمٰن کے مطابق جانی نقصان میں اس ڈرامائی کمی کی وجہ خطرات سے خبردار کرنے والا نیا نظام تھا جس کے تحت مقامی ریڈیو سٹیشنوں کے ذریعے مقامی آبادی کو سمندری طوفان اور اس کی شدت سے متعلق پیشگی اطلاع کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ سعید الرحمٰن کے مطابق میڈیا نے اس معاملے میں کمال فن کا مظاہرہ کیا۔ اس طرح محققین نے 1977ء میں بھارت کے شہر آندھرا پردیش میں آنے والے طوفان کے مقابلے میں 13 سال بعد کے طوفان کے نقصانات کا مشاہدہ کیا۔ محققین کے مطابق 1977ء میں طوفان کے نتیجے میں دس ہزار افراد ہلاک ہوئے جبکہ 13 سال بعد اسی علاقے میں ایسے ہی سمندری طوفان میں 910 افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی کہ اطلاعات کی فراہمی کے نظام میں بہت بہتری آ گئی تھی۔

(II) ایشیاء اور افریقہ میں سمندری لہر/سونامی اور امدادی کارروائیاں

دسمبر 2004ء میں زلزلے کے بعد ایشیاء اور افریقہ کے ممالک میں آنے والی تباہ کن سمندری لہر کے نتیجے میں 8 ممالک کے 2 لاکھ افراد لقمہ اجل بن گئے اور اس سے کہیں زیادہ لاپتہ ہو گئے۔ 10 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہوئے۔ اس المیے کے شکار لوگوں کی مدد میں مصروف ''بین الاقوامی آفات سے متعلق معلومات کے مرکز (Centre for International Disaster Information)'' نے متاثرین کی مدد کے خواہش مند عوام کی فوری راہنمائی کرتے ہوئے انہیں یہ بتایا کہ وہ کسی طرح اپنے پیسوں سے مؤثر انداز میں متاثرین کی مدد کر سکتے ہیں۔

پیسوں کے عطیات کی اہمیت کے بارے میں عوامی شعور بیدار کرنے کیلئے ادارے نے سونامی کی امدادی کارروائیوں میں مؤثر شمولیت کے طریقوں کے بارے میں مواد شائع کیا۔ CIDI نے Global Giving کے اشتراک سے پیسوں کے عطیات دینے والوں کی راہنمائی کیلئے

cidi.org ویب سائٹ تیار کی اور اس سلسلے میں نجی شعبے کی شراکت سے متعلق ایک ویب پیج کی تیاری میں امریکی ایوان تجارت کے ساتھ مل کر کام کیا۔ قدرتی آفات میں مؤثر امدادی کارروائیوں کیلئے امریکی وزارت خارجہ، یو ایس ایڈ اور دوسرے سرکاری اداروں کی معاونت کے ساتھ ساتھ CIDI نے امریکہ کے بین الاقوامی ترقیاتی اتحاد (Global Development Alliance) فریڈم کور (Freedom Corp) اور ''رضا کار برائے خوشحالی'' (Volunteers for Prosperity) کے ساتھ بھی مل کر کام کیا۔ ''پیسہ ہی بہترین عطیہ ہے'' کہ پیغام کو عام کرنے کیلئے CIDI نے قدرتی آفات کے متاثرین کیلئے عطیات کے بہترین طریقوں پر مشتمل ایک رہنما کتابچہ Guidelines for Appropriate International Disaster Donations چھاپہ۔ اس کتابچے کی اشاعت نے امریکہ کے بڑے ٹیلی ویژن نیٹ ورک سی این این، نیشنل پبلک ریڈیو، پیپلز میگزین، یو ایس اے ٹوڈے، واشنگٹن پوسٹ، ایم ٹی وی ڈاٹ کام اور اے بی سی جیسے بڑے اشاعتی اداروں کی توجہ بھی حاصل کر لی۔ اس کتابچے کے بارے میں ریڈیو پر نشر ہونے والی خبر کے باعث 93 لاکھ لوگوں کے تاثرات موصول ہوئے اور ٹیلی ویژن سے جاری ہونے والی خبر 23 لاکھ ناظرین تک پہنچی۔ سونامی کی امدادی کارروائیوں سے متعلق اطلاعات کے حصول کیلئے cidi.org ویب سائٹ دیکھنے کیلئے میڈیا کی حوصلہ افزائی کی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں CIDI کی ہنگامی ٹیلی فون سروس استعمال کرنے کی طرف راغب کیا گیا۔

میڈیا کے ساتھ بڑھتے ہوئے رابطوں اور معروف امدادی تنظیموں کے ساتھ اشتراک کے باعث جنوری 2005ء میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد نے cidi.org ویب سائٹ کا دورہ کیا جو کہ اوسطاً ماہانہ تعداد سے تین ہزار فیصد زیادہ تھی۔ اسی عرصے میں CIDI کی ہنگامی ٹیلی فون ہیلپ لائن نے 6,200 سوالات کے جوابات دیئے۔ ان امدادی کارروائیوں کے باعث 4,500 افراد نے اپنے آپ کو تکنیکی خدمات کیلئے رضا کارانہ طور پر CIDI کے سامنے پیش کر دیا۔

(III) امریکہ کا سمندری طوفان قطرینہ

براعظم امریکہ نے قدرتی آفات کے باعث سب سے زیادہ معاشی نقصان اٹھایا ہے۔ یہاں سمندری طوفان اور ہوائی جھکڑوں نے سب سے زیادہ انسانی زندگیوں کو متاثر کیا اور معیشت کو تباہ کیا۔

2005ء میں بحر اوقیانوس سے اُٹھنے والے سمندری طوفان قطرینہ نے 1836 انسانوں کی جان لے لی۔ 23 اگست 2005ء میں آنے والا یہ بحر اوقیانوس کا چھٹا بڑا سمندری طوفان تھا۔ ایک اندازے کے مطابق اس طوفان میں 80 ارب امریکی ڈالر مالیت کا نقصان ہوا اور امریکہ کے شمالی وسطی خلیجی ساحل کا ایک بڑا حصہ تباہی کی نذر ہو گیا۔ اس طوفان کے فوری بعد امریکہ کی مرکزی، ریاستی اور مقامی انتظامیہ کو سست ردعمل پر شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا جبکہ آندھی اور طوفان سے متعلق امریکی ادارے National Hurricane Centre اور قومی موسمیاتی ادارے کو وقت سے بہت پہلے طوفان کی درست پیشگی اطلاع دینے پر تعریف سے نوازا گیا۔

بڑے شہروں میں حفاظت اور سلامتی کے فروغ میں ذمہ دارانہ رپورٹنگ کے اہم کردار کا ایک ثبوت قطرینہ طوفان کے واقعات بھی ہیں۔ ذرائع ابلاغ نے طوفان کے بعد کمزور حکومتی ردعمل کے عوامی تاثر کو تقویت دیتے ہوئے طوفان کے بعد ہونے والے جرائم اور تشدد کے واقعات سے پردہ اٹھایا۔ میڈیا نے یہ بھی واضح کر دیا کہ طوفان سے ہونے والے نقصان کی نوعیت کی پیشن گوئی کی جا چکی تھی اور یوں بہتر تیاری کے ساتھ بہت سے نقصان سے بچا جا سکتا تھا۔

یہ میڈیا ہی کی رپورٹنگ تھی جس نے اس عام تاثر کو بھی چیلنج کیا کہ یہ آفات انسان کی پیدا کردہ نہیں اور نہ ہی ان کے بارے میں کوئی پیشین گوئی کی جا سکتی ہے۔ میڈیا میں شائع ہونے والی ان خبروں کی باعث امریکی کانگریس نے حکومتی امدادی کارروائیوں سے متعلق تحقیقات کا آغاز کر دیا اور اس کے ساتھ ہی امریکی فوج کی انجینئرنگ کور کی کارکردگی کا از سر نو جائزہ لینا شروع کر دیا تاکہ دریاؤں کے کنارے اس کے تعمیر کردہ حفاظتی پشتوں کے نظام کی ناکامی کی وجوہات کا پتہ چلایا جا سکے۔

(IV) جب مشرقی یورپ کے دریاؤں میں زہریلا مواد شامل ہو گیا

رومانیہ کے علاقے Baia Mare (Nagybanya) کے Tisza اور Szamos دریاؤں میں دنیا کا خطرناک ترین زہریلا مادہ ''Cyanide'' پھیل گیا۔ اس واقعے کی ذمہ دار آسٹریلیا اور رومانیہ کی ایک مشترکہ کمپنی تھی جو خاص تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے کان سے نکالے ہوئے فالتو پتھروں سے غیر آہنی دھاتوں کو علیحدہ کرتی تھی۔

اس عمل میں زہریلے مادے سائیانائیڈ Cyanide سے ان پتھروں کو گزار کر پانی سے دھویا جاتا تھا اور سائیانائیڈ ملا یہ پانی پھر ایک ذخیرے میں سٹور کر لیا جاتا تھا تاکہ اس کا دوبارہ استعمال کیا جا سکے۔ 30 جنوری 2000ء کو سائیانائیڈ ملے اس پانی کے ٹینک میں شگاف کے باعث تقریباً ایک لاکھ کیوبک میٹرز زہریلا پانی دریا Szamos کی طرف جانے والی نہروں میں داخل ہو گیا۔ ذخیرے میں پڑنے والے شگاف کو 31 جنوری کو درست کر لیا گیا اور یوں زہریلے پانی کا نہروں میں اخراج رک گیا۔ رومانیہ کے پانی اور ماحول کے حکام نے اس واقعہ اور ماحولیاتی آلودگی سے متعلق پڑوسی ملک ہنگری کو مسلسل آگاہ رکھا۔ 7 فروری کو رومانیہ کے حکام نے اسی ذخیرے سے زہریلے پانی کے ایک اور حادثاتی اخراج کا پتہ چلایا۔ پہلے شگاف سے قریب ہی اس دوسرے شگاف سے کچھ زیادہ زہریلا مواد خارج نہ ہوا مگر کچھ جگہوں پر زہریلے مواد کی مقدار قابل قبول سطح سے 60 گنا زیادہ ہو گئی تھی۔ ان حادثات کے حوالے سے رومانیہ کے حکام کی طرف سے پہلا سرکاری بیان 7 فروری 2000ء شام 6 بج کر 20 منٹ پر جاری ہوا جس میں پہلی بار انکشاف کیا گیا کہ 31 جنوری 2000ء کو دن 2 بجے تک دریائے Szamos میں گرنے والی Lapos نامی نہر میں زہریلے مادے سائیانائیڈ کی مقدار 19.16 ملی گرام فی لیٹر تھی۔ زہر سے آلودہ اس پانی نے یکم فروری کو Csenges کے مقام پر شام 4 بجے سرحد عبور کی جس دوران زہریلے مواد کی زیادہ سے زیادہ مقدار رات 8:30 بجے 32.6 ملی گرام فی لیٹر ہو گئی۔ زہریلے پانی کی چھ گھنٹے کی اس مسافت کے دوران زہریلے پانی کی اوسطاً مقدار 18 ملی گرام فی لیٹر رہی جو ہنگری کے حکام کے معیار کے مطابق بہت زیادہ

آلودہ بہتے پانی کی کیفیت سے بھی 180 گنا زیادہ تھی۔ برفیلے دریاؤں اوراس کے نتیجے میں پانی کے بہت آہستہ بہاؤ کے باعث آلودگی کے قدرتی اورجلد خاتمے کا عمل بھی متاثر ہوا۔حالات زیادہ تب بگڑے جب معلوم ہوا کہ پانی میں زہریلے سائیانائیڈ کے علاوہ بھاری دھاتوں کے عنصر کی مقدار میں بھی ڈرامائی اضافہ ہوگیا ہے۔آلودہ پانی میں تانبے کی مقدار 40 سے 160 گنا بڑھ گئی جبکہ جست (Zinc) کی مقدار دوگنا ہو گیء اور سیسہ (Lead) کی مقدار آلودہ ترین پانی کے معیار سے بھی 5 سے 9 گنا بڑھ گئی۔

اس آلودہ پانی کا ریلا 3 فروری کو شام 4 بجے Tisza دریا میں پہنچ گیا جہاں سائیانائیڈ کی مقدار قدرتی طور پر گھٹ کر 12.5 ملی گرام فی لیٹر رہ گئی۔8 فروری کو یہ آلودہ پانی شام 6 بجے Szolnok نامی شہر کی حدود میں داخل ہوگیا۔یہ ان شہروں میں سے ایک شہر تھا جس کے رہائشی اپنے پینے کا پانی براہ راست دریا سے حاصل کرکے اسے پینے کے قابل بناتے تھے۔اس موقع پر پانی میں زہریلے سائیانائیڈ کی اوسط مقدار 2.85 ملی گرام فی لیٹر نوٹ کی گئی۔

زہریلے پانی کے اس ریلے نے 12 دن تک ہنگری میں سفر کیا اور پھر 12 فروری کو صبح سویرے پڑوسی ملک یوگوسلاویہ کی حدود میں داخل ہوکر اس نے وہاں کے دریاؤں Tisza اور Danube کو بھی آلودہ کردیا۔دریائی پانی کی آلودگی کے اس تمام واقعے کے فوری بعد ابتدائی معلومات صرف رومانیہ کی ماحولیات کی وزارت رومانیہ کے شراکت داروں اور ہنگری کے ماحولیاتی معائنہ کاروں کی طرف سے آئیں۔یوں تو حادثے کے پہلے ہفتے میں ہی ہنگری کے عوام کو مطلع کردیا گیا تھا۔اس کے باوجود وہ خطرے کی اصلی نوعیت اور شدت کے بارے میں لاعلم رہے۔اس وقت کے وزیر ماحول پال پپو (Pal Pepu) سے حادثے کے دوماہ بعد ہی استعفیٰ لے لیا گیا تھا جس کی وجہ ان کے فوری اقدامات کرنے میں ناکامی تھی۔وہ حادثے کی اہمیت سے بھی ناواقف محسوس ہوئے۔ہنگری کی ماحول کے تحفظ سے متعلق تنظیموں نے ایک خط کے ذریعے وزیر ماحولیات پر الزامات کی ایک فہرست جاری کی جو درج ذیل ہے۔

- وہ اس حادثے کے بعد فوری اقدامات اٹھانے میں ناکام رہے۔
- وہ ملکی قانون کے مطابق متاثرہ علاقوں کو خصوصی علاقوں کا درجہ دینے میں ناکام رہے۔
- وہ واقعے سے متعلق پارلیمنٹ کو آگاہ کرنے یا تفصیلات بتانے میں ناکام رہے۔
- انہوں نے وزارت خارجہ سے فوری رابطہ کرکے ضروری اقدامات اٹھانے کیلئے نہ کہا۔
- انہوں نے یورپی یونین اور دریائے Danube کے ممالک کو بھی فوری مطلع نہ کیا۔
- وہ بین الاقوامی میڈیا کیلئے بھی کوئی پریس کانفرنس نہ کرپائے۔
- انہوں نے کسی قسم کے ہنگامی بورڈ کی تشکیل نہ کی۔
- وہ عوام کو واقعہ کے بارے میں مطلع کرنے میں ناکام رہے۔

- انہوں نے حکومت کو متعلقہ محکموں پر مشتمل کمیٹی بنانے کی تجویز بھی نہ دی۔
- وہ وزارت ماحولیات کے پاس ہنگامی فنڈز کا استعمال کر کے نقصانات کم کرنے میں بھی ناکام رہے۔
- انہوں نے سائنسدانوں اور غیر سرکاری تنظیموں سے مدد نہ طلب کی۔
- وہ حادثے کے بعد ایک ہفتے تک جائے حادثہ کا دورہ نہ کر سکے تاکہ نقصانات کے بارے میں جان سکتے۔

ہنگری کے میڈیا نے معاملے کی اہمیت کا احساس ہوتے ہی حادثے کی رپورٹنگ شروع کردی تھی۔ ظاہر ہے اس حادثے کے بارے میں رومانیہ سے اطلاعات دیر سے آنا شروع ہوئیں اور جب زہر آلودہ پانی کے باعث بڑے پیمانے پر مچھلیوں کی اموات ہوئیں تو پھر اخبارات اور ٹیلی ویژن چینلز کے پاس سوائے ان مناظر کے اور مقامی لوگوں کی پریشانیوں کے دکھانے کے تھا ہی کیا۔ یہی وہ وقت تھا جب یورپی اخبارات نے اس مسئلے پر رپورٹنگ شروع کردی۔ سویڈن کے ریاستی ٹیلی ویژن نے اس واقعہ پر اپنی پہلی رپورٹ 7 فروری کو نشر کی۔ سویڈن کے عوام پانی کی آلودگی کے معاملے میں پہلے ہی بہت حساس ثابت ہوئے تھے کیونکہ سپین میں واقع ایک سویڈش کمپنی پر بھی کچھ ایسا ہی الزام پہلے لگ چکا تھا۔

اس کے فوراً بعد مغربی صحافی ہنگری آنا شروع ہو گئے اور انہوں نے واقعے سے متعلق غیر سرکاری خیالات میں دلچسپی لینا شروع کردی۔ اس ہفتے ہنگری میں WWF اور دوسری غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں نے مغربی صحافیوں کو بے شمار انٹرویو دیئے۔

(V) ہندوستان کا سانحہ بھوپال 1984ء

کمزور بنیادی ترقیاتی ڈھانچہ اور ٹیکنالوجی کی سوجھ بوجھ نہ رکھنے کے باوجود ترقی پذیر ممالک کا صنعتی کارخانے لگانے کا شوق انہیں بہت سے خطرات سے دوچار کردیتا ہے۔

کمزور مواصلاتی نظام، تربیتی اداروں کی کمی اور تعلیمی نظام کی ناکامی کو نظر انداز کرتے ہوئے جب یہ ممالک بڑی سرمایہ کار کمپنیوں کو ملک میں آنے کی ترغیب دیتے ہیں تو ان کے کارخانوں میں صحت اور حفاظت کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز کردیتے ہیں۔ کچھ ایسا ہی واقعہ بھارت کی ریاست مدھیہ پردیش کے شہر بھوپال میں پیش آیا۔ بھارت کے سبز انقلاب کے پرچم تلے فصلوں کی پیداوار میں اضافے کیلئے بھوپال میں ایک سائنسی اور تحقیقاتی مرکز قائم کیا گیا۔ 1960ء کے عشرے کے آخری اور 1970ء کے عشرے کے ابتدائی دور میں یہ تاثر عام تھا کہ زراعت کے شعبے میں خود کفالت حاصل کرنے کیلئے کیڑے مار ادویات کی پیداوار میں اضافہ لازمی ہے اور پھر یہی ہوا کہ ان ادویات کی پیداوار میں ڈرامائی اضافہ دیکھنے کو ملا۔ کیڑے مار ادویات کی درآمد کی بجائے ان کا بھارت میں تیار کرنے کا فیصلہ دراصل ملکی زرمبادلہ کی بچت اور صنعتی ترقی میں اضافے کی حکومتی پالیسی کا حصہ تھا۔

اسی پالیسی کے تحت 1969ء میں کیڑے مارادویات تیار کرنے والی بین الاقوامی کمپنی یونین کاربائیڈ نے بھوپال میں کارخانہ قائم کیا۔بھوپال میں کارخانہ لگانے کی وجوہات میں شہر کا مرکزی محل وقوع، وہاں کا ریلوے نظام جو پورے ملک سے جڑا تھا۔جھیل کی صورت میں پانی کا ایک بڑا ذخیرہ، بجلی اور افرادی قوت کی مناسب دستیابی شامل تھی۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ بھوپال دنیا کے سب سے بڑے صنعتی حادثے کا شہر ہے۔ 23 دسمبر 1984ء میں کاربائیڈ فیکٹری کے ایک حصے میں ایک خطرناک کیمیائی عمل شروع ہوگیا۔اس کی وجہ پانی کی بڑی مقدار کا میتھائل آئسو سائنیٹ(Methyl Isocyanate) کے ایک ذخیرے میں داخل ہوجانا تھا۔اس تباہ کن عمل کا علم سب سے پہلے رات ساڑھے گیارہ بجے وہاں کام کرنے والے مزدوروں کو معلوم ہوا جن کی آنکھیں جلن کا شکار ہوئی اوران سے پانی بہنا شروع ہوگیا۔مزدوروں نے فوری طور پر اپنے اعلیٰ حکام کو مطلع کیا مگر وہ بروقت اقدامات نہ کرسکے اوراسی دوران دو گھنٹے کے اندر آئسو سائنیٹ کی 40 ٹن مقدار ذخیرے سے خارج ہوکر تقریباً 9 لاکھ آبادی والے شہر کی فضاء میں 8 کلومیٹر دور تک پھیل چکی تھی۔

ایک اندازے کے مطابق چار ہزار افراد ہلاک ہوئے ان میں بیشتر نیند میں ہی وفات پا گئے یا پھر خوف کے ہاتھوں افراتفری میں ہلاک ہوئے۔آج تک لاکھوں افراد کے زخمی یا متاثر ہونے کی اطلاعات ہیں۔ایک اندازے کے مطابق ان افراد کی تعداد چار لاکھ ہے۔سب سے زیادہ متاثرہ جیاپرکاش، قاضی کیمپ، چھولہ کینچی اور ریلوے کالونی کے وہ گنجان آباد علاقے تھے جو اس فیکٹری کے نزدیک ہی واقع تھے اور متاثرین کا شمار آبادی کے غریب ترین افراد میں تھا۔

زہریلی گیس نے ان علاقوں میں موت کی چادر تان دی اور زندہ بچ جانے والے بہت سے لوگ ہمیشہ کیلئے معذوری اور بیماری کا شکار ہوگئے۔ اس حادثے کے متاثرین کی آئندہ نسلوں پر اثرات کے بارے میں کچھ زیادہ پتہ نہیں لگایا جاسکا مگر بین الاقوامی طبی کمیشن کے مطابق متاثرین انتہائی خطرناک امراض سے دوچار ہیں جن کی یا تو تشخیص ہورہی ہے یا پھر مقامی ڈاکٹر ان بیماریوں کو اہمیت ہی نہیں دے رہے۔

بھوپال میں آنے والی تباہی ایک قانونی، تکنیکی، ادارہ جاتی اور انسانی غلطیوں کا مجموعہ تھی۔اس تباہ کن کیمیائی عمل کی فوری وجہ پانی کے ذخیرے سے تقریباً 500 لیٹر اخراج اور پھر اس کا میتھائل آئسو سائنیٹ کے ذخیرے میں داخل ہوجانا تھا۔اس کیمیائی عمل سے ہونے والی تباہی میں اضافہ اس کو فوری طور پر محدود کرنے میں ناکامی، حفاظتی اقدامات کی کمی اور مقامی آبادی کو خطرے اور اس سے بچاؤ کے طریقوں کی پیشگی اطلاع دینے والے نظام کا فقدان تھا۔متاثرین کی تکلیف میں اس وقت مزید اضافہ ہوگیا جب ان کے علاج معالجے اور معاوضوں کی ادائیگی کا صحیح نظام بھی متعارف نہ کرایا جاسکا۔اس کے علاوہ فیکٹری میں ایک لمبے عرصے سے مرمت کا کام نہیں ہوا تھا اور اس کو مسلسل نظرانداز کیا جارہا تھا۔

اس حادثے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ فیکٹری میں ممکنہ حادثے اور اس کے خطرات سے متعلق مقامی اخبارات میں تسلسل سے لوگوں کو آگاہ کیا جا رہا تھا مگر وہاں کے رہائشیوں نے ان پیشگی اطلاعات کو نظر انداز کیا کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ ایسے خطرے سے کیسے نمٹا جا سکتا ہے۔ ان اطلاعات کے بارے میں مقامی حکام کچھ اچھی رائے نہیں رکھتے تھے اور اسے محض ڈرامائی صحافت کا نام دیتے تھے۔

اس حادثے میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد کے بارے میں بہت سی متضاد رائے پائی جاتی ہیں۔ متاثرین کے دستاویزی ریکارڈ کا فقدان، اجتماعی مدفون و جنازوں اور ڈاکٹروں کی متضاد رائے کے باعث شاید مرنے اور زخمی ہونے والوں کی صحیح تعداد کا کبھی اندازہ لگایا ہی نہ جا سکے اور ویسے بھی مرنے والوں کے ریکارڈ میں بے گھر اور لاوارث افراد کے اعداد و شمار کا ملنا بہت مشکل ہے۔ ریکارڈ کے مطابق ہلاک ہونے والے دو ہزار افراد کی گنتی کی جا سکی تھی۔ 1987ء میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مرنے والوں کی تعداد 3500 تک پہنچ گئی تھی اور 1992ء تک یہ تعداد 4 ہزار ہو گئی۔

متاثرین کی تنظیمیں یہ تعداد کئی ہزار کے حساب سے زیادہ بتاتی ہیں۔ اس کے علاوہ 30 سے 40 ہزار افراد معذور یا شدید زخمی ہوئے جبکہ دو لاکھ سے زیادہ افراد کے گھر یا تو کوئی ہلاکت ہوئی یا کوئی زخمی ہوا اور یا پھر حالات نے انہیں معاشی تنگی کے باعث گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

3۔ قدرتی آفات۔ رپورٹنگ کے مراحل

آفات سے ہونے والے نقصانات کی روک تھام کیلئے رپورٹنگ کرنا صحافتی نصاب اور میڈیا سے متعلق مباحثوں کا لازمی جزو ہونا چاہیے۔ معلومات نقصانات کے خطرے کو گھٹاتی ہیں اور صحافتی تربیت اور معلومات کی فراہمی کی حکمت عملی کا محور بامقصد معلومات کی فراہمی ہونا چاہیے کسی بھی پرخطر علاقے میں صحافی کا کام صرف مقامی آبادی کو ہی معلومات دینا ہی نہیں بلکہ امدادی حکام کو بھی باخبر رکھنا ہوتا ہے۔ آفات سے بچاؤ، ردِعمل میں متاثرین کی بحالی میں مصروف عمل ہوتے ہیں۔ ای سی پارکر (E.C Parker) کا کہنا ہے کہ ایک صحافی کو قیاس آرائیوں میں پڑے بغیر پرسکون انداز میں کسی بھی مسئلے سے متعلقہ تفصیلی وضاحت کے ساتھ معلومات دینی چاہئیں ان کا مقصد سنسنی پھیلانا نہیں بلکہ لوگوں کو یہ سمجھانا ہوتا ہے کہ حادثے یا آفت کی اصل نوعیت کیا ہے اور اس سے کتنا نقصان ہوا یا ہوسکتا ہے اور یہ کہ اس کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے مستقبل میں کیا ممکنہ اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ اگر کسی علاقے میں فوری امداد پہنچانے کی ضرورت ہے تو میڈیا کو امداد کیلئے ایک عمومی خبر کی بجائے متاثرہ علاقے کے لوگوں کیلئے مخصوص نوعیت کی امدد کی واضح طریقے سے تشہیر کرنی چاہیے اور ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہیے کہ یہ امداد اس علاقے میں کیسے پہنچائی جاسکتی ہے۔

☆ یہ بات عام فہم ہے کہ سیلاب، زلزلوں، آگ لگنے کے واقعات اور جہازوں کے حادثات کے بارے میں پیشگی خبردار کرنا میڈیا اور صحافیوں کیلئے فطری طور پر ممکن نہیں کسی بھی حادثے کے بعد میڈیا ایک روایتی طریقے سے مخصوص انداز میں خبریں شائع کرتا ہے۔ حادثے کے فوراً بعد میڈیا خصوصاً ٹیلی ویژن چینل عینی شاہدین کے بیانات کی روشنی میں حادثے کی شدت بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں کیونکہ حادثے کے وقت عموماً عینی شاہدین ہی معلومات کا نقطہ آغاز ہوتے ہیں اور اگر بعد میں واقعہ کی خاص اہمیت واضح ہوجائے تو اس کی خبر اگلے کئی دنوں تک نشر ہوتی رہتی ہے۔ حادثے کے بعد کی خبروں کیلئے سرکاری حکام، متاثرین اور بچ جانے والے لوگ معلومات کا اہم ذریعہ بن جاتے ہیں۔

☆ حادثے کے بعد ذرائع ابلاغ کی توجہ حاصل کرنے اور خبروں میں رہنے کیلئے کچھ افراد، گروہ یا تنظیمیں مخصوص سرگرمیاں کرتیں ہیں۔ خبروں کے متلاشی صحافی ایسے حادثات کے دوران ان ڈرامائی سرگرمیوں کو بھی خبر بنانے پر اکتفا کرتے ہیں۔ ایسی خبروں کے پیچھے عام طور پر تعلقات عامہ کے ماہرین اور حکام کی سوچ کارفرما ہوتی ہے جس کی جھلک ہمیں ان کی بعض پریس کانفرنسوں اور جاری کئے گئے تحریری بیانات میں بھی ملتی ہے۔

☆ خبروں کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جو بہادر صحافی اپنے آپ کو خطرات میں ڈال کر حاصل کرتا ہے۔ دشوار گزار راستوں اور مشکلات میں گھر کر حاصل کی جانے والی یہ خبر صحافی کے حوصلے اور پہل کرنے کی صلاحیت کا پتہ دیتی ہے۔ قدرتی آفات سے متعلق ایسی خبریں ہر ایک کی

توجہ کا مرکز ہوتی ہیں اور آفات کے نقصانات کم کرنے میں بے حد مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

قدرتی آفات کی رپورٹ کو چار مختلف مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(I) ممکنہ آفت سے مکمل لاعلمی کا مرحلہ

یہ وہ وقت ہوتا ہے جب عوام اور پالیسی ساز ادارے اور افراد ممکنہ خطرے سے بے خبر اس کے بارے میں غور وخوض یا ان کی روک تھام کیلئے اپنی حالت تیاری سے بھی لاپرواہ ہوتے ہیں اور دوسرے سماجی وسیاسی مسائل پر توجہ دیتے ہیں۔ یہ وہ مرحلہ ہے جب میڈیا اور صحافی مندرجہ ذیل اقدامات سے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

- قدرتی آفات سے متعلق حکومتی پالیسیوں اور قانون سازی کے بارے میں لکھا جائے۔
- نجی اور سرکاری اداروں کے مابین طویل المدتی تعاون کے ذریعے آفات کے نقصانات کو کم کرنے کیلئے اقدامات کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے اور اس سلسلے میں اہم شخصیات کے انٹرویو شائع کئے جائیں۔
- قدرتی آفات سے متعلق معاملات کے بارے میں تحقیق کے ذریعے لوگوں کے علم میں اضافہ کرنا
- عوام کو اور خاص کر خطرات والی جگہوں میں رہنے والے گروہوں کو بچاؤ سے متعلق حکومتی اقدامات کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے اس سلسلے میں یہ سوالات بھی اٹھائے جاسکتے ہیں کہ کیا حکومت کے پاس کوئی لمبی مدت کا منصوبہ ہے؟ مقامی آبادی کسی بھی قدرتی آفات سے کیسے نبردآزما ہوسکتی ہے؟ کیا وہ پانی کے ذخیروں کی جگہ تعمیراتی ملبے کے ڈھیر تو نہیں لگا رہے ہیں جس کے باعث بارشوں کے دوران وہاں پانی اکٹھا کرنے کی گنجائش میں کمی آسکتی ہے؟ کیا بیراجوں کی انتظامیہ نے مٹی کی صفائی کر کے پانی کی سطح کو برقرار رکھنے کے اقدامات کر لئے ہیں؟ کیا پہاڑوں میں رہنے والے لوگوں کی طرف سے درختوں کی کٹائی گرمیوں میں مٹی کے تودے گرنے کا باعث تو نہیں بنے گی؟

☆ کسی منصوبہ بندی کے بغیر شہری علاقوں کی طرف نقل مکانی اور بڑھتی ہوئی آبادی اور کسی رکاوٹ کے بغیر ماحولیاتی تبدیلی اور صنعتوں میں ایک دم اضافے نے خصوصاً تیسری دنیا میں انسانی جانوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔شہروں کے رہائشی صحافیوں کو آبادی کے بدلتے اعداد و شمار، معاشی اور معاشرتی تبدیلیوں پر خاص نظر رکھنی چاہیے تاکہ وہ کسی بھی ممکنہ حادثے جیسی صورتحال کا نہ صرف جائزہ لے سکیں بلکہ اس کی پیشگی اطلاع بھی کریں۔

☆ پالیسی سازی میں عوامی شمولیت کو عموماً نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ایک صحافی عوامی رائے اور امنگوں کی ترجمانی کرتے ہوئے ان کی تجاویز پالیسی سازوں تک پہنچا سکتا ہے۔صحافی رائے عامہ کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے مشتہر کرسکتا ہے۔مخصوص صورتحال میں کیا کیا جانا چاہیے اور وہ کس طرح حکومتی اور سماجی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں۔اس حوالے سے مقامی ایف ایم ریڈیو سٹیشن اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

(II) آفات وقوع پذیر ہونے سے پہلے کا مرحلہ

یہ وہ مرحلہ ہے جس میں لوگ ممکنہ آفت سے باخبر ہوتے ہیں۔اس مرحلے میں ایک صحافی حادثے کو روکنے کیلئے نہ سہی کم ازکم اس کے نقصانات کو گھٹانے کیلئے ممکنہ متاثرین اور پالیسی سازوں میں ضروری تیاری اور اقدامات کرنے کا شعور پیدا کرسکتا ہے۔اس مرحلے میں صحافتی کردار کے حوالے سے چند تجاویز درج ذیل ہیں۔

- دلچسپ معلومات کے ذریعے لوگوں کے علم میں اضافہ کرنا صحافت کا اہم جزو ہیں۔ پرخطر علاقوں میں رہنے والے لوگوں کیلئے حفاظتی اقدامات کی تشہیر لازمی ہے۔ پورے ملک میں خصوصاً ممکنہ متاثرہ علاقوں کے لوگوں کیلئے خطرات کے امکان اوران سے ممکنہ نقصانات کے بارے میں معلومات دینا صحافی کا ایک اہم فریضہ ہے۔مثلاً یہ بتانا کہ سیلاب، قحط، آندھی اور طوفان سال کے کس موسم میں آتے ہیں۔ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ کن علاقوں کے لوگ ان آفات کے نشانے پر ہوسکتے ہیں اوران سے بچنے کیلئے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

☆ خطرات سے پیشگی آگاہ کرنا بھی صحافت کا اہم کردار ہے جس میں لوگوں کو حفاظتی اقدامات کے بارے میں آگاہ کرنا بھی شامل ہے۔ ایک صحافی کو موسمیاتی اور ممکنہ حادثات سے متعلق اطلاعات حاصل کرنی چاہئیں مگر اس بات کا خیال رہے کہ لوگوں میں غیرضروری طور پر سنسنی نہ پھیل جائے اور یہ کہ غلط معلومات کو حتی الوسع روکنا چاہیے۔

☆ مختلف گروہوں اور حکومت کی طرف سے کئے جانے والے تیاری کے اقدامات کو اجاگر کرنا چاہیے اور ان میں خامیوں کی نشاندہی کرنی چاہیے تاکہ ذمہ دار ادارے ان خامیوں کو دور کرکے مؤثر اور مستعد اقدامات کرکے متاثرہ آبادی کو بچاسکیں۔

☆ صحافی کیلئے حکومتی اداروں اور خاص کر حادثات سے نمٹنے والے اداروں کے کام کرنے کے طریقہ کار کو جاننا بھی ضروری ہے، اس سے صحافی کو مختلف اداروں کے درمیان رابطوں یا اس کے فقدان کو جاننے اور سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

☆ میڈیا کو حادثات سے نمٹنے کیلئے شروع کئے گئے تعمیراتی اقدامات پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ماہرین کے انٹرویوز کے ذریعے ان تعمیراتی اقدامات کی خامیوں پر روشنی ڈال کر بہت سی انسانی جانوں کو بچایا جاسکتا ہے۔

☆ سرکاری اور نجی اداروں کے حکام کی تربیت حادثات کی صورت میں جان بچانے کے کام آتی ہے۔اس لئے میڈیا کو ان اداروں میں تربیتی اقدامات کے بارے میں بھی خبریں جاری کرنی چاہئیں۔

(III) جب قدرتی آفت آجائے

قدرتی آفت یا حادثے کے وقت صحافی کی ذمہ داریوں میں بے پناہ اضافہ ہوجاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب صحافی عوام اور اہم فریقین دونوں کو مخاطب ہوکر درحقیقت متاثرہ لوگوں اور امدادی تنظیموں کے درمیان اہم رابطے کا کام کرتا ہے۔حادثے کے فوراً بعد ایک صحافی کو مندرجہ ذیل پہلوؤں پر روشنی ڈالنی چاہیے۔

☆ ہلاکتوں کے بارے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہوئے قدرتی آفت سے متاثرہ علاقوں کی تفصیل بتانی چاہیے۔

☆ امدادی تنظیموں اور عوام کو ان متاثرین یا علاقوں کے بارے میں مطلع کرنا چاہیے جہاں کسی بھی وجہ سے امداد نہیں پہنچ سکی ہو سکتا ہے کہ حکام اور امدادی تنظیمیں ہنگامی صورتحال سے فوری طور پر نمٹنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہوں اور اس کے باعث تمام متاثرین تک پہنچنا ان کیلئے ممکن ہی نہ ہو۔ اپنی خبروں کے ذریعے صحافی کا یہ بھی کردار ہے کہ تمام متاثرین تک مناسب امداد پہنچ جائے۔

☆ بیرون ملک سے آنے والی امداد کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے حکومتی اداروں سے مسلسل رابطے میں رہنا بھی ضروری ہے۔ اس بات پر بھی نظر رکھنی چاہیے کہ یہ امداد متاثرہ آبادی تک پہنچ رہی ہے، امدادی سامان کی تقسیم یا فراہمی کے دوران متاثرین میں جنس، مذہب، رنگ یا نسل کی تفریق کے واقعات بھی خبروں کے ذریعے حکام اور عوام کے نوٹس میں لانا ضروری ہے۔

☆ آفت کے فوراً بعد مختلف گروہوں، خاندانوں اور افراد کی خیریت سے متعلق پیغامات شائع اور نشر کرنا ضروری ہے خاص کر ایسے لوگ جو مخصوص علاقوں یا جگہوں پر پھنس گئے ہوں اور انہیں مدد کی فوری ضرورت ہو، کبھی کبھار متاثرین سیلاب کے باعث درختوں، گھروں کی چھتوں، پہاڑوں یا دور دراز جزیروں پر پھنس جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے خاندان والوں کیلئے ان کی خیریت جاننا بہت ضروری ہوتا ہے، ویسے بھی ان لوگوں کی کہانی متاثرین کی حالت زار کی بہترین عکاس ہوتی ہے۔

☆ حکومتی اداروں اور امدادی گروپوں کے کام سے متعلق لوگوں کو آگاہ رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ایسی خبروں میں ان اداروں کی تشہیر سے زیادہ متاثرین کے مفاد کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ اس میں حکومت کی طرف سے لوگوں کی جانیں اور املاک بچانے کیلئے کئے جانے والے اقدامات اور دوسرے محکموں کی کارروائیوں کے بارے میں بھی لوگوں کو آگاہ رکھنا ضروری ہے۔ حکومت اور امدادی تنظیموں کے متاثرین کی مدد کیلئے آئندہ کے منصوبوں کے بارے میں بھی معلومات صحافت کا ایک اہم جزو ہیں۔ ایسے اعلانات اور دعوے ان اداروں کے احتساب میں بھی مدد دیتے ہیں۔

☆ متاثرین اور خاص کر متاثرہ خاندانوں کے درمیان رابطوں کیلئے بھی میڈیا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صحافی اپنی خبروں اور متاثرین کے انٹرویوز کے ذریعے خاندانوں کو ایک دوسرے کی خیریت اور ان کی ضروریات سے باخبر رکھتا ہے۔

☆ بین الاقوامی معیار کے مطابق قدرتی آفات میں بچ جانے والے افراد پانی، خوراک، صفائی کا نظام اور عارضی رہائش کے حقدار ہیں۔ ایک صحافی کو ان حقوق کے دستیاب ہونے یا نہ ہونے سے متعلق خصوصی توجہ دینی چاہیے اور اس کی عکاسی اپنی خبروں میں کرنی چاہیے۔

☆ ایک بڑی آفت کے بعد دوسرے ذیلی حادثات کے امکانات پر بھی نظر رکھنا اور اس کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا اہم صحافتی ذمہ داری ہے جیسے کہ زلزلے سے متاثرہ علاقے میں کسی خطرناک بیماری کے پھیلنے کے امکانات وغیرہ ایسا کرنے سے بہت سی قیمتی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔

قدرتی آفات کے دوران صحافتی ذمہ داریوں کا خلاصہ:

- عوام کو بروقت اور صحیح حقائق سے آگاہ کرنا
- ضروری اقدامات سے متعلق عوام کو تعلیم اور ترغیب دینا
- حکام اور امدادی سرگرمیوں کے بارے میں عوام کو آگاہی دینا

- دور دراز پھنسے ہوئے لوگوں کے پیغامات نشر کرنا
- متاثرہ خاندانوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ بننا
- متاثرین کی ضروریات کو اجاگر کرنا
- بنیادی بین الاقوامی معیار کی امداد کی فراہمی کو یقینی بنانا
- بڑی آفت کے بعد ممکنہ چھوٹے حادثات کے بارے میں خبردار کرنا

درج ذیل چند معلومات حقائق جاننا ضروری ہیں۔

= قدرتی آفت کی نوعیت اور ہیئت؟
= یہ کب اور کہاں ہوا؟
= کتنے لوگ ہلاک یا متاثر ہوئے؟
= کتنے لوگ بچ گئے اور ان کی حالت اور ضروریات کیا ہیں؟
= ہلاکتوں یا زخمیوں کی تعداد کی وجہ؟
= نقصان کا حجم؟
= حفاظتی اقدامات کی نوعیت؟
= حادثے کے ذمہ داران کون؟
= کیا ایسا پہلے بھی ہو چکا ہے؟
= کیا ہنگامی حالت اور ردعمل میں بہتری آئی ہے؟
= کیا متاثرین کو نفسیاتی علاج کی سہولت ملی ہے؟
= حادثے کے باعث امدادی کارروائیوں میں کیا مشکلات ہیں؟
= انسانی جانوں کو بچانے کیلئے آئندہ کیا اقدامات کیئے جا رہے ہیں؟
= بچ جانے والوں کی دیکھ بھال کیلئے کیا کیا جا رہا ہے؟

(IV) آفت کے بعد کا مرحلہ

اس مرحلے میں ہنگامی حالت سے نکل کر تمام واقعات کا نئے انداز سے جائزہ لیا جاتا ہے۔ حکام اور امدادی تنظیمیں ہنگامی امداد کے مرحلے سے نکل کر متاثرین کی اپنے گھروں میں بحالی اور بنیادی ڈھانچے کی مرمت وتعمیر نو میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اتنے عرصے کے بعد میڈیا کے پاس بھی اتنی معلومات اکٹھی ہو جاتی ہیں جس کی بنیاد پر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہوتا کہ اصل واقعہ کیا ہوا اور اس سے حقیقت میں لوگ جانی،

مالی اور نفسیاتی اعتبار سے کتنا متاثر ہوئے۔

یہ وہ مرحلہ ہے جہاں میڈیا ئی اور بہتر پالیسی ترتیب دینے میں حکومتی اور امدادی تنظیموں کی راہنمائی کر سکتا ہے۔

- ہلاکتوں اور مالی نقصانات کے اعداد و شمار حادثے کی جگہ اور ہسپتالوں سے اکٹھے کئے جائیں۔
- معلومات اکٹھی کرنے کیلئے متعلقہ حکام سے رابطہ کیا جائے۔
- حالات کے مطابق بنیادی ضروریات کا جائزہ لیا جائے۔
- امدادی کیمپوں کا دورہ کر کے خبریں نشر کی جائیں اور ان متاثرین کو بھی سنا جائے جنہیں امداد نہیں ملی۔
- شدید موسمی حالات کے مطابق کپڑوں کی فراہمی کی ضرورت کو اجاگر کیا جائے۔
- طبی امداد کی فراہمی کی صورتحال بھی اجاگر کی جائے۔
- متاثرین اور تمام اہم فریقین کو حکومتی اور بین الاقوامی اداروں کے امدادی منصوبوں اور حکمت عملی سے باخبر رکھا جائے۔
- ان منصوبوں کے بارے میں متاثرین یا فریقین کے درمیان با مقصد بحث کو اجاگر کر کے متاثرین کے حقیقی مسائل کے حل میں مدد کی جائے، ایسے منصوبوں کی تشکیل میں متاثرین کی رائے شامل کرنا انتہائی ضروری ہے۔
- ترقیاتی اور بحالی سے متعلق حکمت عملی کی ترتیب میں متاثرہ افراد کی رائے کو اہمیت ملنی چاہیے تاہم وقت کی کمی اور بنیادی ڈھانچے تعمیر کی فوری ضرورت جیسے دوسرے عوامل کے باعث ایسا کرنا شاید ممکن نہ ہو جس سے متعلق میڈیا کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔
- صحافی بحالی کے عمل میں متاثرین کی رائے شامل کرنے کیلئے رائے عامہ کے سروے بھی کروا سکتا ہے۔
- ہنگامی حالت کے مراحل کے بعد تکنیکی اور دوسرے وسائل کو فوری طر پر بروئے کار لانا ضروری ہو جاتا ہے۔ضروری نہیں کہ مقامی، صوبائی یا وفاقی حکومت کے پاس مناسب وسائل ہوں اس لئے خبروں کے ذریعے حکومتی ضروریات کو بین الاقوامی امدادی اداروں کے سامنے لانا بھی میڈیا کی اہم ذمہ داری بن جاتی ہے۔

مندرجہ بالا تمام مراحل کے بعد بھی میڈیا کو چاہیے کہ وہ متاثرین کی گھروں کو واپسی ان کی بحالی اور تعمیر نو کے عمل سے متعلق عوام کو باخبر رکھے۔

آفات میں میڈیا کی ذمہ داریاں

مراحل	آہستہ آنے والے آفات	اچانک آنے والے آفات
حادثے سے پہلے	واقعات کو دوہرانا خبروں کا ایجنڈا طے کرنا (واقعہ کو لوگوں کے نوٹس میں لانا؛ واقعہ کو اجاگر کرنا)	حفاظتی اقدامات سے متعلق معلومات دینا خطرے کے نشانے پر آبادی کو خبردار کرنا واقعہ کی جلد از جلد خبر نشر کرنا
حادثے کے فوراً بعد	فیصلہ سازوں کو مطلع کرنا واقعہ پر گہری نظر رکھنا ممکنہ نقصانات کا اندازہ لگانا امدادی کارروائیوں کی معلومات دینا	وجوہات معلوم کرنا ممکنہ نقصان کا اندازہ لگانا نقصان اور ہلاکتوں کے اعداد و شمار جاننا (بلکہ سرکاری اعداد و شمار پر سوال اٹھانا) امداد کی ضرورت کے بارے میں تفصیلات دینا
قلیل مدت امداد	واقعہ پر گہری نظر رکھنا امدادی کارروائیوں اور ان کے اثرات پر خبر دینا	واقعہ پر گہری نظر رکھنا امدادی کارروائیوں کی خبر دینا خامیوں اور غلطیوں کی خبر دینا درست معلومات حاصل کرنا
طویل المدت امداد (میڈیا کی کم توجہی)	تازہ ترین اعداد و شمار حاصل کرنا غلط کام کی خبر دینا طویل المدتی امدادی کارروائیوں پر نظر رکھنا	تازہ ترین اعداد و شمار حاصل کرنا غلط اقدامات کی خبر دینا طویل المدتی کارروائیوں پر نظر رکھنا

Source: Disaster Communication; A Resource Kit for Media By Bhatti A. & Ariyabandu M

4۔ ناگہانی آفات کی رپورٹنگ: بنیادی اصول

آفات سے متعلق میڈیا رپورٹنگ اورتحریروں کے کچھ بنیادی اجزاء ہوتے ہیں جن کے بغیر رپورٹ مکمل نہیں ہوتی۔ یہ وہ بنیادی معلومات ہیں جو صحافی کو اپنی ہر رپورٹ میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ رپورٹ میں شامل کی جانے والی معلومات کی ایک بنیادی فہرست مندرجہ ذیل ترتیب دی گئی ہے۔

(I) بنیادی تحریر کے اجزاء

کیا ہوا؟ جیسے کہ سیلاب، زلزلہ آندھی یا طوفان، جھگڑ، دھماکہ وغیرہ

کون؟ جیسے کہ متاثرین، بچ جانے والے لوگ، کون سے سڑک اور پل تباہ ہوئے، (مرد، عورتیں، بچوں، غریب لوگ، امراء، چھوٹے اور بڑے کون لوگ متاثر ہوئے)

کہاں؟ جائے حادثہ، اس کا محل وقوع، حادثے کے اثرات کن کن علاقوں پر ہوئے، کیا متاثرہ علاقہ پہلے ہی خطرناک علاقہ قرار دیا جاچکا تھا؟ اور یہ علاقہ کس وجہ سے زیادہ متاثرہ ہوا؟ اور یہاں کے لوگ کس وجہ سے زیادہ متاثر ہوئے؟ متاثرہ علاقے حادثے کی اصل جگہ سے کتنے فاصلے پر ہیں۔ غرضیکہ علاقوں کے نام اور وہاں کی آبادی اور فاصلہ لفظ کہاں کی ہر صحافتی رپورٹ میں نمائندگی کرتا ہے۔

کب؟ آفت آنے یا حادثے کا صحیح وقت کیا تھا اور یہ کتنی دیر یا دنوں تک جاری رہا اور اس کے متوقع نقصانات کیا ہو سکتے ہیں؟ یہ سوالات حادثے کے فوری بعد کی رپورٹوں میں جواب طلب ہوتے ہیں۔

کیوں؟ حادثے یا آفت کی وجوہات چاہے سیاسی، معاشی، سائنسی یا سماجی کوئی بھی ہوں معلوم کرنی چاہئیں یہ بھی کہ وہ کون سے عوامل یا حالات تھے جس کے باعث یہ حادثہ ہوا؟ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ حادثے کی وجوہات کے حوالے سے متاثرہ افراد سمیت امدادی کارکنوں اور ماہرین کی رائے کو صحافتی رپورٹوں میں مناسب جگہ ملنی چاہیے۔

کیسے؟ حادثہ ہوجانے کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب اس سے نمٹا کیسے جائے گا۔ حکومت اور امدادی ادارے صورتحال سے نمٹنے کیلئے کیا کر رہے ہیں۔ حادثے کے نقصانات سے نمٹنے کیلئے فوری اور طویل مدتی منصوبہ بندی کے طور پر ترقیاتی ڈھانچے میں کس قسم کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ متاثرین اور دوسرے فریقین کی ضروریات کا اندازہ کون لگائے گا اور ترجیحات کیسے طے کی جائیں۔ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب میڈیا کی رپورٹس میں بھی تلاش کیا جاتا ہے۔

قاری کی دلچسپی؟ صحافی اپنی خبر کی تحریر و ترتیب میں ہمیشہ خبر پڑھنے یا سننے والے کی دلچسپی یا مفاد کا خیال رکھتا ہے۔ پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ یہ خبر پڑھنے یا سننے والا ان معلومات سے کس طرح متاثر ہوگا یا یہ خبر کس طرح اس کی زندگی میں کوئی تبدیلی لائے گی۔

خبر کا اثر؟ اس خبر سے کیا اثر پڑے گا؟ اور اس سے کون متاثر ہوگا؟ کیا اس سے عوام میں شعور بیدار ہوگا اور حکومتی پالیسی میں کوئی تبدیلی آئے گی؟ کیا اس خبر سے معاشرے میں نئی بحث چھڑے گی اور لوگ از خود بھی امدادی کارروائیوں اور اس میں شامل تنظیموں کے احتساب کیلئے اقدامات اٹھائیں گے۔

اقدامات کی تجویز: خبر میں متاثرین کو از خود کچھ اقدامات کرنے کی ترغیب بھی مناسب ہوگی۔ مثلاً بڑے حادثے کی صورت میں لوگوں کو کیا حفاظتی اقدامات اٹھانے چاہئیں، کس سے رابطہ کرنا چاہیے اور فوری طور پر اور ایک لمبے عرصے کیلئے صورتحال پر قابو پانے کیلئے انہیں کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

(II) تحریر کی ترتیب و ڈھانچہ

خبر کا آغاز اہم ترین معلومات سے ہونا چاہیے۔

خبر کا آغاز: خبر کا پہلا جملہ، پیراگراف یا تعارفی کلمات اتنے دلچسپ ہونے چاہئیں کہ اس کو پڑھنے یا سننے والا خبر میں اپنی دلچسپی برقرار رکھ سکے۔ یہ حقائق پر مبنی ہو اور سنسنی خیز نہ ہو۔

خبر کی نوعیت: حادثے یا واقعہ کے مختلف پہلوؤں میں سے اہم ترین پہلو کا انتخاب کر کے اس کی تفصیلات کو خبر بنانا چاہیے جبکہ تجزیہ نگاری میں تحریر کی ترتیب مختلف ہو سکتی ہے۔ جس میں حقائق کے علاوہ ماہرین اور فریقین کی رائے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

تفصیلات: خبر کے درمیانی حصے میں واقعہ یا حادثے کی تفصیلات بتائی جاتی ہیں اور اہم حقائق ترتیب میں پہلے بیان کئے جاتے ہیں۔

مرکزی خیال: ہر خبر یا تجزیئے میں ایک اہم ترین پہلو یعنی مرکزی خیال ہوتا ہے جس سے متعلق دوسرے حقائق بیان کئے جاتے ہیں۔ تجزیہ نگاری میں بھی مرکزی خیال کی اہمیت ہوتی ہے جس سے تحریر کا آغاز اور اختتام ہوتا ہے۔

مختلف خیالات میں جوڑ (Transition): تحریروں میں ایک سے زیادہ موضوعات، حقائق یا خیالات کے درمیان رابطے کیلئے مخصوص الفاظ بیان میں ربط کی فضاء پیدا کرتے ہیں۔ ایک خیال سے دوسرے خیال یا حقائق پر بات کے آغاز سے پہلے قاری یا سامعین کو مطلع کرنا ضروری ہوتا ہے۔

مختصر بیان: اپنی تحریر کو صرف متعلقہ اور پر اثر دلائل سے مزین کریں۔ غیر متعلقہ یا غیر ضروری معلومات کو خبر یا تجزیہ سے نکال دیں۔ کم سے کم الفاظ میں لکھی گئی تحریر قاری کی دلچسپی برقرار رکھتی ہے۔

(III) قابل فہم اور واضح تحریر

سامعین یا ناظرین: اپنی تحریر میں اس کے پڑھنے یا سننے والے مخصوص سامعین یا ناظرین کے بارے میں معلومات ضروری ہیں۔اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ تحریر میں غیر ضروری طور پر تکنیکی معلومات شامل نہ کی جائیں یا پھر یہ معلومات وضاحت اور سادگی سے مہیا کی جائیں جو پڑھنے اور سننے والے بآسانی سمجھ سکیں۔

پس منظر: ہر خبر یا موضوع کی تفصیلات کے بعد صحافی کو واقعہ یا حادثے کا پس منظر بھی دینا چاہیے تا کہ ناظرین، سامعین یا قاری حادثے کو بہتر سمجھ سکے۔ماضی کی معلومات کی غیر ضروری تفصیل سے بھی گریز کرنا چاہیے۔

وضاحتیں: تحریر میں استعمال کئے گئے مشکل الفاظ یا اعداد وشمار کی وضاحتیں لوگوں کو خبر یا تجزیئے کو سمجھنے میں بے حد مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

ترجمہ: کچھ تحریروں میں مخصوص زبان کے الفاظ کا ترجمہ ضروری ہوتا ہے یا پھر وہ الفاظ پڑھے جانے کی آواز کے مطابق ہجے کر کے تحریر کر دیئے جائیں جس کی وضاحت ضروری ہوجاتی ہے۔

مندرجہ ذیل اشارات تحریروں کے ترجمے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

= مماثلت رکھنے والے الفاظ(Analogies)

= استعارہ یا تشبیہ (Metaphor or Similes)

= تعریف(Definitions)

= تصویر کشی یا منظر کشی وغیرہ(Description)

= قاری یا سامعین کی معمول کی زندگی سے موازنہ کی ہوئی بات

= پس منظر کی وضاحت

= کسی چیز، مشین یا نظام کے کام کرنے کی تفصیلات

اعداد وشمار: اپنی تحریر میں اعداد وشمار اس انداز سے استعمال کریں کہ اس کو پڑھنے یا دیکھنے والے کسی تذبذب یا الجھن میں نہ پڑیں۔اعداد وشمار کیلئے پوری تحریر میں ایک ہی پیمانہ استعمال کریں جیسے کہ فاصلوں کیلئے کلومیٹر وغیرہ۔

تکنیکی زبان یا الفاظ کا استعمال: تحریروں میں تکنیکی زبان یا الفاظ کا غیر ضروری استعمال نہ کریں یا پھر اس کی وضاحت ضرور کریں تا کہ ایک عام آدمی بھی اس کو بآسانی سمجھ سکے۔

تباہی اور ترقیاتی عمل کا بنیادی تعلق: صحافی کی خبر میں تباہی کے بعد شروع ہونے والی تعمیر نو یا ترقیاتی عمل کی اہمیت اجاگر کرنا ضروری ہے۔اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ کسی بڑے حادثے یا آفت کے بعد پہلے کا جاری ترقیاتی عمل کس حد تک متاثر ہوا ہے یا پھر اس سلسلے میں حکومتی پالیسی یا منصوبوں میں کیا تبدیلی آئی ہے۔

نقشوں اور تصاویر کا استعمال: خبر یا تجزیئے کے ساتھ نقشوں یا تصاویر کے شائع ہونے سے لوگوں کو حادثے کی نوعیت اور اس سے ہونے والے نقصانات کا بہتر طور پر اندازہ ہوتا ہے۔

(IV) ذرائع معلومات

خبر کا توازن: واقعہ یا حادثے کے تمام فریقین کا موقف شامل کر کے اپنی تحریر میں پیشہ ورانہ توازن لائیں۔

اعتبار: صرف قابل اعتبار ذرائع کی خبر کو شائع یا نشر کریں اور ہو سکے تو معلومات کی دوسرے ذرائع سے بھی تصدیق کرا لیں۔ اپنی تحریر میں اتنی معلومات شامل کریں کہ لوگ آپ کے ذرائع کی مہارات اور قابلیت پر شک نہ کر سکیں۔

مستعدی کی صحافت: صرف حکومتی پریس ریلیز یا بیان پر اکتفا کرنے کی بجائے کسی بھی موضوع سے متعلق صحیح اور بہتر معلومات کیلئے اپنے دوسرے ذرائع کی مدد بھی حاصل کریں۔ تمام فریقین سے رابطہ کریں۔ اپنی کہانی میں متاثرین کی آواز کو شامل کریں۔ متنازعہ دعویٰ کی تصدیق کیلئے حکام اور غیر سرکاری ماہرین کی رائے لیں۔ حادثے کی رپورٹنگ کیلئے جائے حادثہ پر صحافی کی موجودگی لازمی ہوتی ہے اور حادثے سے متعلق معلومات کے ثبوت کے طور پر سرکاری یا دوسری دستاویزات کا حصول بھی مستعد صحافت کا اہم جزو ہے۔

معلومات کے ذرائع کون ہو سکتے ہیں

= مقامی یا مرکزی حکومت کے عہدیدار
= متعلقہ اداروں میں کام کرنے والے نچلی سطح کے ملازمین
= یونیورسٹیوں کے سائنسدان یا ماہرین تعمیرات
= تحقیقاتی ادارے کے سائنسدان، ڈاکٹرز، ماہرین تعمیرات
= ہسپتال کے سائنسدان یا ڈاکٹرز
= پولیس، فوج یا جائے حادثہ پر آگ بجھانے والا عملہ
= سماجی تنظیموں کے ماہر نمائندے
= حادثے سے متاثرہ لوگ
= حادثات سے متعلق بین الاقوامی اداروں کے ماہرین
= مقامی سطح پر مصروف عمل سماجی، سیاسی یا مذہبی کارکن
= راہگیر اور عینی شاہدین
= شہری دفاع سے متعلق سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندے
= محکمہ موسمیات

معلومات کے اضافی ذرائع

مندرجہ بالا ذرائع سے معلومات حاصل کرتے وقت ان سے یہ ضرور معلوم کر لینا چاہیے کہ اگر ان کے خیال میں کوئی اور ایسا شخص یا ادارہ اس حادثے کے حوالے سے مزید معلومات دے سکتا ہو۔ ان سے ان کی مخالف رائے رکھنے والوں کے بارے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔

تحریر کے بنیادی اصول

مندرجہ ذیل عوامل کو صحافی کی تحریر کا حصہ نہیں ہونا چاہیے۔

= طویل جملے
= طویل پیراگراف اور ان میں ایک سے زیادہ موضوعات
= مشکل یا الجھا دینے والے الفاظ
= انتہائی تکنیکی معلومات
= طویل اور بے معنی حوالہ جات
= بغیر حوالے کے بیانات یا انٹرویو
= ذو معنی الفاظ
= الفاظ کے غلط ہجے یا استعمال

5۔ آفات سے متعلق صحافتی سوجھ بوجھ

(I) ممکنہ خطرے کی نوعیت

بڑے حادثے یا آفت کی اصل نوعیت کو سمجھنا ماہرین کا کام ہے۔ تاہم ایسی آفات جو بار بار آتی ہیں۔ مثلاً سیلاب، خشک سالی، مٹی کے تودے گرنا وغیرہ کی صحیح نشاندہی مقامی آبادی سے رابطوں کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔ یہ لوگ ماضی کے اپنے تجربات کی بنیاد پر مستقبل کی تحقیقات میں کافی مدد دے سکتے ہیں۔ ایک ضلعی صحافی کو ایسے خطرناک علاقوں اور متاثرین کے بارے میں مکمل معلومات ہونی چاہئیں اور ایسے علاقوں میں تعینات نئے صحافیوں کو فوری طور پر یہ معلومات حاصل کر لینی چاہئیں۔ اس سلسلے میں صحافیوں کو مقامی انتظامیہ اور مرکزی حکومت کے کئے گئے سروے اور ریکارڈ سے بہت مدد مل سکتی ہے۔

(II) خدشات کی جانچ پڑتال

ممکنہ حادثے کی نشاندہی اور اس سے ہونے والے ممکنہ نقصان کا اندازہ لگانا دو مختلف موضوعات ہیں۔ حادثے کی نشاندہی ہمیں اس کی بنیادی وجہ، نوعیت یا تاریخ کا پتہ دیتی ہے جبکہ اس سے ہونے والے ممکنہ نقصانات اور شدت سے اس کی شدت اور نقصان میں کمی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ خطرے کی پیشگی اطلاع اور حفاظتی اقدامات سے متعلق معلومات نہ صرف جان و مال کی حفاظت کرتی ہیں بلکہ حکام کو ترقی کے بنیادی ڈھانچے میں ضروری تبدیلیاں لانے میں بھی مددگار بھی ثابت ہوتی ہیں۔ ممکنہ خطرے اور اس کے نقصان سے متعلق جانچ پڑتال میں احتیاط ضروری ہے کیونکہ غلطی کی صورت میں نقصان کے زیادہ ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

(III) بچاؤ کے طریقے

میڈیا کیلئے حادثات اور ان سے بچاؤ کے طریقے جاننا انتہائی ضروری ہیں جن کی مدد سے لوگوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے میں مدد ملتی ہے اور حادثات سے ہونے والے نقصان میں کمی لائی جاسکتی ہے۔ مثلاً زلزلے کے بعد امراض کی وبائی شکل اختیار کرنے سے پہلے لوگوں کو صحت اور صفائی کے بارے میں معلومات دینا۔ یہ معلومات متعلقہ محکموں، ماہرین اور امدادی تنظیموں سے حاصل کی جاسکتی ہیں اور میڈیا کو خصوصاً صحت کے حوالے سے مشورے صرف ماہرین کے ذریعے ہی نشر کرنے چاہئیں۔ سیلاب کی صورت میں ماہرین ہی بتا سکتے ہیں کہ پانی کی خطرناک سطح کیا ہے اور آبادی کا انخلاء کس وقت شروع کر دینا چاہیے۔

(IV) خطرے کی پیشگی اطلاع

ذرائع ابلاغ کسی بھی حادثے سے پہلے لوگوں کو خطرے کی پیشگی اطلاع اور اس سے بچاؤ کے طریقوں کا اعلان کرتے ہیں۔ ایسے اعلانات اور خبروں کو جاری کرتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

= یہ اطلاع کس سرکاری ادارے یا ماہر نے دی؟

= اس اطلاع کی تفصیلات کیا ہیں؟

= یہ اطلاع کن ذرائع سے لوگوں تک پہنچ پائے گی؟ (ریڈیو، ٹی وی، اخبارات، مساجد یا دوسرے ذرائع؟)

= لوگ اس اطلاع کا کیا مطلب لیں گے؟

= اطلاع پر پورے یقین کے ساتھ اعتبار کیا جا سکے

= اس اطلاع کی سرکاری سطح پر تصدیق ہوگئی یا نہیں اور اس کا معاشرتی پہلو کیا ہے؟

6۔ آفات کی تصاویر اور خبروں سے متعلقہ ضابطہ اخلاق

1989ء میں یورپ کی سماجی تنظیموں نے تیسری دنیا میں آنے والی قدرتی آفات کے بعد جاری ہونے والی تصاویر اور پیغامات سے متعلق ایک ضابطہ اخلاق پر اتفاق کیا۔ اس ضابطہ اخلاق کا مقصد حادثے کے شکار لوگوں کی تصویریں اور ان سے متعلق معلومات اس انداز میں جاری کرنا تھا جس سے انسانیت کی تذلیل نہ ہو۔ اس ضابطہ اخلاق کی تفصیلات یہ ہیں۔

1۔ تباہی کو اس انداز میں نہ پیش کیا جائے کہ وہ محض قدرت کا قانون لگے اور متاثرین اور ماہرین اس کی وجوہات جاننے کی بجائے صرف مالی امداد سے ذاتی طور پر مطمئن ہو جائیں۔

2۔ تمام متاثرین کی تشہیر بحیثیت انسان ہونی چاہیے اور ان کے سماجی، ثقافتی اور معاشی حالات کے بارے میں مناسب معلومات جاری کرنی چاہئیں تا کہ ان کی ثقافتی شناخت اور عزت نفس بھی محفوظ رہے۔ ثقافت کو ترقی کے ایک لازمی جُز کے طور پر پیش کرنا چاہیے۔

3۔ لوگوں کی کہانی انہی کی زبانی پیش کرنی چاہیے نہ کہ کسی تیسرے فریق کے ذریعے لوگوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کی تشریح کرائی جائے۔

4۔ لوگوں میں اپنی مدد آپ کے جذبے کو اجاگر کیا جائے۔

5۔ کسی بھی پیغام کو اس طرح نہ شائع کیا جائے کہ لوگ اسے ہر مسئلے کا حل سمجھ لیں اور مزید راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔

6۔ ترقی کے عمل میں اندرونی و بیرونی عوامل کے باعث آنے والی رکاوٹوں کو واضح انداز میں اجاگر کیا جائے۔

7۔ ترقیاتی عمل میں ایک دوسرے پر انحصار اور مشترکہ ذمہ داریوں کی اہمیت پر زور دیا جائے۔

8۔ متاثرہ ملک میں غربت کی بنیادی وجوہات کسی بھی پیغام میں واضح طور پر شائع ہونی چاہئیں تا کہ لوگ تیسری دنیا کی تاریخ اور اصل حقائق سے بہتر طور پر آگاہ ہو سکیں اور ماضی میں نوآبادیاتی نظام سے پہلے ان متاثرہ ممالک میں ترقی کی صورتحال کے بارے میں معلومات بھی فراہم کی جائیں۔ موجودہ حالات اور ان کی تاریخ سے آگاہی کے ذریعے ہی ان ممالک میں پائی جانے والی انتہائی غربت اور جبریت کے خاتمے کیلئے منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے۔ ان ممالک میں جاری اختیارات کی جنگ اور مفاد پرست عناصر کو بے نقاب کر کے جبر اور ناانصافی کی مذمت کرنی چاہیے۔

9۔ متاثرہ علاقوں سے معلومات جاری کرتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ معلومات کی تیاری اور فراہمی کے دوران متاثرین میں نسلی، جنسی، ثقافتی، مذہبی، معاشرتی اور معاشی بنیادوں پر تفریق یا ان سے امتیازی سلوک نہ ہو۔

10۔ ترقی پذیر ممالک کی غربت اور بے بسی کے ثبوت کے طور پر ان ممالک کی خواتین کے حالات کو پیش کیا جاتا ہے۔ حادثے سے متاثرہ

علاقوں میں ایسی خواتین کو ثانوی حیثیت دی جاتی ہے بعض اوقات تو متاثرین میں ان کا شمار ہی نہیں کیا جاتا۔ ترقی پذیر ممالک کے بارے میں شائع شدہ کتابوں میں ان ممالک کی خواتین سے متعلق معلومات اور تاثرات میں مثبت تبدیلی کی ضرورت ہے۔

11۔ ترقی پذیر ممالک سے متعلق معلومات کی تیاری اور فراہمی ان ممالک کا مشورہ بھی شامل ہونا چاہیے۔

12۔ اگر کسی سماجی تنظیم کو ساتھی تنظیموں کی مدد سے فنڈ زا کٹھا کرنے کی کوئی سرگرمی کرنی ہو تو اس ضابطہ اخلاق کی روشنی میں معاہدہ کیا جانا چاہیے۔

یوں تو مندرجہ بالا ضابطہ اخلاق صرف سماجی تنظیموں کیلئے ہے تاہم صحافی اور میڈیا کے ادارے بھی اس سے مدد حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ سماجی تنظیموں کے کردار اور سوچ کو سمجھنے میں یہ ضابطہ اخلاق ان کیلئے معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

7۔ آفات سے متعلق صحافیوں کیلئے مفید معلومات

(I) آفات کی انتظام کاری میں استعمال ہونے والی اصطلاحات

A **خطرہ یا ''Hazard''** نقصان کے خطرے کا سبب کوئی بھی ایسا واقعہ جو کوئی بڑی آفت یا تباہی لانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ Hazard یا خطرہ کہلاتا ہے۔

کسی بھی قسم کا ایسا عمل خدشے یا Hazard کا سبب بن سکتا ہے جس کے کرنے سے انسانی جانوں، ان کے ذریعہ معاش اور رہن سہن کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ یہ چیز واقع یا عمل قدرتی یا انسانی کوششوں کا نتیجہ بھی ہوسکتا ہے جس کے باعث زرعی یا صنعتی سرگرمیوں کے علاقوں، انسانی آبادیوں میں انسانی جانوں، معیشت اور املاک کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ماہرین تعمیرات کی زبان میں خطرے سے پہنچنے والے ممکنہ نقصان کے ممکنہ سبب کو مکمل حساب کتاب کے ساتھ جانچا جاتا ہے تا کہ یہ معلوم کیا جائے کہ یہ ممکنہ سبب کس حد تک نقصان کا حقیقی سبب بن سکتا ہے یا پھر اس کے حقیقی سبب بننے میں کتنا مزید وقت لگ سکتا ہے اور اس ممکنہ نقصان کے اثرات جغرافیائی لحاظ سے کتنے دور تک جا سکتے ہیں۔

الف: قدرتی خطرات

تیز ہوائیں، سیلاب، آگ، آتش فشاں پہاڑ کا پھٹنا، مٹی کے تودے گرنا، خشک سالی اور زلزلے، یہ سب قدرتی خطرات تصور کئے جا سکتے ہیں اس تیز رفتار زندگی اور تیزی سے ترقی کرتے ہوئے معاشروں میں خطرے کے قدرتی اور انسان کے پیدا کردہ اسباب میں تفریق کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ مثال کے طور پر دریاؤں اور پانی کے ذخیروں میں مٹی بھر جانے اور زیر زمین پانی کے اخراج یا اس کے نکالے جانے سے سیلابوں کا خدشہ بڑھ جاتا ہے اور تمر کے جنگلات کے خاتمے سے سمندری طوفانوں سے ہونے والے نقصان کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔

ب: انسان کے پیدا کردہ خطرات:

کسی بھی معاشرے کیلئے تباہ کن نتائج کے حامل ایسے حادثات ہیں جیسے صنعتی کارخانوں یا بجلی گھروں میں حادثاتی دھماکے، زہریلے مادے کے اخراج، فضائی آلودگی، ڈیم ٹوٹنے جیسے واقعات ہوں یا جنگ اور خانہ جنگی جیسے حالات انسان ہی کے پیدا کردہ خطرات ہیں۔

پ: خطرات کی جانچ پڑتال (Hazard Assessment)

اس عمل میں ماہرین کسی بڑی تباہی کے ممکنہ اسباب کا اس مقصد سے جائزہ لیتے ہیں کہ معلوم کیا جا سکے کہ کسی مخصوص پرخطر علاقے میں کسی خاص حادثے کے رونما ہونے کے کتنے امکانات ہیں اور ایسا کتنے وقت کے اندر ہوسکتا ہے اور کتنا نقصان ہونے کا احتمال ہے۔ Assessment یا جانچ پڑتال کے عمل کے دوران اس علاقے کے سرکاری اور غیر سرکاری تاریخی ریکارڈ کا جائزہ لیا جاتا ہے اور کسی علاقے کی مخصوص جغرافیائی خصوصیات، زمین کے اندر کی بناوٹ اور ترکیب، پانی کے راستوں اور مٹی کے استعمال والی جگہوں کے بارے میں نقشوں کی مدد سے معلومات حاصل کی جاتیں ہیں۔

- خطرات کی نشاندہی بذریعہ نقشہ سازی (Hazard Mapping):

اس عمل میں نقشوں کی مدد سے ممکنہ متاثرہ علاقوں کی نشاندہی کی جاتی ہے اور اسی طرح نقشوں میں نقصانات کے ممکنہ اسباب اور ان کی شدت کے بارے میں بھی بتایا جا سکتا ہے۔ نقشوں کی مدد سے آبادی اور ممکنہ متاثرہ علاقوں کا محل وقوع، وہاں کے لوگ، ان کی املاک، ترقی کے بنیادی ڈھانچے اور معاشی سرگرمیوں کو درپیش خطرات اور نقصان کے بارے میں معلومات کو جامع انداز میں پیش کر کے حفاظتی اقدامات کو حتمی شکل دی جاسکتی ہے۔

- خطرات کا ممکنہ سبب بننے والا فضلہ (Hazard Waste):

صنعتی کارخانوں سے عموماً غیر ضروری اور فالتو مادے کا اخراج ایک بڑی مصیبت بن جاتا ہے۔ ایسے مادے آتش گیر بھی ہو سکتے ہیں اور تابکار بھی، کیمیائی بھی اور زہریلے بھی۔ ان مادوں کو اگر مناسب انداز میں نہ ضائع کیا جائے تو یہ فضا یا پانی میں شامل ہوکر انسانی آبادی کیلئے بہت بڑا خطرہ بن جاتے ہیں۔

B کمزور دفاعی صلاحیت (Vulnerability):

1960ء سے لے کر آج تک آنے والی آفات میں انسانی جانوں کے نقصان میں مسلسل اضافہ اس بات کی علامت ہے کہ لوگ روز بروز ایسی آفات کے مقابلے میں کمزور اور غیر محفوظ ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کو آبادی میں اضافہ کہیں یا ماحولیاتی اور معاشی تبدیلی کہ جن کے باعث بڑھتی

ہوئی غربت نے لوگوں کوسستے مگر غیر محفوظ علاقوں میں کم لاگت طرز زندگی اپنانے پر مجبور کردیا ہے۔

کچھ افراد کے کچھ گروہ ایسے حادثات کی صورت میں دوسرے افراد سے زیادہ غیر محفوظ ہوتے ہیں۔لوگ غربت کی وجہ سے حادثات میں زیادہ کمزور اور غیر محفوظ ہوجاتے ہیں اور اس طرح کچھ لوگ کمزور اور غیر محفوظ ہونے کے باعث حادثے کے بعد مزید غریب ہوجاتے ہیں۔

کمزوری اور عدم تحفظ سے مراد خطرے کے نشانے پر لوگوں کی بے بسی ہے

خطرے کے نشانے پر لوگوں کی خطرے سے بچنے کی صلاحیت کی کمی

Vulnerability نام ہے خطرے کے نشانے پر لوگوں اور گروہوں کی خطرے سے لڑنے کی صلاحیت

خطرے سے لڑنے کی صلاحیت سے مراد ان لوگوں کی خطرے سے پیشگی آگاہی اور اس سے نپٹنے کی صلاحیت، اس کی مزاحمت کرنے کی طاقت اور نقصان اٹھانے کے بعد بحالی کی صلاحیت ہے۔

یہ صلاحیت ایک فرد، پورے محلے یا شہر یا ترقی کے ڈھانچے یا اداروں اور جغرافیائی علاقوں کی بھی ہوتی ہے جو مخصوص آفت کے نشانے پر ہوتے ہیں۔

کمزوردفاعی صلاحیتوں کی درجہ بندی(Classification of Vulnerabilities):

الف۔ **مادی/طبعی طور پر کمزوردفاعی صلاحیت(Physical Vulnerablities)**:اس سے مراد مخصوص علاقوں کا خاص حدود اربعہ ہے جو انہیں خطرات کے نشانے پر لے آتا ہے۔اس کے علاوہ غیر محفوظ روزگار کے ذرائع، بنیادی پیداواری ذرائع تک عدم رسائی، علم اور معلومات کی کمی اور بنیادی سہولیات کی عدم فراہمی، یہ سب نقصان سے نپٹنے کی صلاحیت کے بارے میں وہ ظاہری علامات ہیں جن کی باآسانی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔

ب۔ **معاشرتی طور پر کمزوردفاعی صلاحیت(Social Vulnerablities)**: معاشرتی اقدار بھی خطرات سے نمٹنے میں بہت مدد گار ہوتی ہیں۔معاشرتی صلاحیت سے مراد تنظیمی سطح کے تعاون اور قیادت کا فقدان، کمزور خاندانی اقدار، اختلافات، جھگڑے، فیصلہ سازی کی قوت کا نہ ہونا، یہ سب عوام کی معاشرتی صلاحیت کو خطرات کے مقابلے میں کمزور کرتے ہیں۔معاشرے میں عدم تعاون کی فضاء بھی معاشرتی کمزوری کا باعث بنتی ہے۔

پ۔ **کمزور اعتقاد اور رویئے (Attitudinal Vulnerablities)**: معاشرے کے اندر مخصوص رجحان بھی نقصان اور خطرے سے لڑنے کی صلاحیت کو کمزور کرتے ہیں۔خود انحصاری کی روش ترک کردینا یا تبدیلی کی مخالفت برائے مخالفت کرنا اور منفی باتوں پر

یقین کرنا نقصانات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت سلب کر لینے والے عوامل ہیں۔ وہ لوگ جو تبدیلی لانے کی اپنی صلاحیت پر اعتماد نہیں کرتے اور جو حالات کے ہاتھوں شکست تسلیم کر لیتے ہیں وہ قدرتی حادثات کے باعث سب سے زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں جبکہ وہ لوگ جنہیں معاشرے میں تبدیلی لانے کی خواہش ہوتی ہے اور جو خود پر اعتماد کرتے ہیں وہ خطرے اور نقصان کا مقابلہ کرنے کی بہتر صلاحیت رکھتے ہیں۔

ت۔ **معاشی طور پر کمزور دفاعی صلاحیت (Econmic Vulnerablities)**: اس کا تعلق لوگوں کے روزگار سے ہے۔ یہ معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے کہ مخصوص حادثے سے لوگوں کے کون سے روزگار متاثر ہوں گے۔ جیسے کہ سیلاب سے ماہی گیر اور ٹرانسپورٹر حضرات کسی بھی معاشی صلاحیت کو جانچنے کیلئے ان عوامل کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

کمزور دفاعی صلاحیت کا اندازہ لگانا (Vulnerability Analysis): اس عمل میں مخصوص افراد یا جغرافیائی عوامل کا تباہی سے نمٹنے کی صلاحیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ماہرین تعمیرات اور سائنسدانوں کیلئے اس سے مراد کسی مخصوص حادثے یا خطرناک عمل کا مخصوص افراد یا جغرافیے پر ہونے والے اثرات سے متعلق نظریہ اور قابل تصدیق اعداد و شمار کا بغور مطالعہ کرنا ہے۔

C اہلیت (Capacity)

حادثات کے دوران کچھ لوگ زیادہ نقصان کا سامنا کرتے ہیں اور کچھ لوگ کم۔ اس کی وجہ واضح ہے کہ کچھ لوگوں کی حالات سے مقابلہ کرنے کی اہلیت زیادہ اور کچھ کی کم ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ہنگامی حالت میں بھی چند متاثرہ علاقوں کے بچ جانے والے رہائشیوں کی اپنی تیاریوں کے باعث اُن میں نقصان سے نمٹنے کی بہتر قوت ہوتی ہے۔ حادثات میں نقصان کو کم کرنے سے متعلق امدادی اداروں اور ماہرین کی جدید سوچ کے مطابق متاثرہ افراد اور علاقوں کی سماجی اور تنظیمی صلاحیت میں اضافہ کر کے ان کی کمزوریوں کو قوت میں بدلا جاسکتا ہے۔

- اہلیت کی اقسام:

الف۔ طبعی / مادی اہلیت (Physical Capacity): کچھ متاثرین اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ اپنے تباہ شدہ گھروں اور علاقوں سے بہت سی چیزیں اور خوراک برآمد کر کے ان کو ایک بار پھر اپنے یا دوسرے متاثرین کی مدد کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پکے اور نئے گھر، روپے وغیرہ کی فراوانی اس کے زمرے میں آتے ہیں۔

ب۔ سماجی اہلیت (Social Capacity): سماجی یا معاشرتی اہلیت سے مراد معاشرے کے اندر باہمی مشورے سے فیصلہ سازی کا نظام اور علاقائی سطح پر قائم کی گئی تنظیمیں جو حادثے کے بعد سرگرم عمل یا فعال کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح متاثرہ علاقے کے تعلیم یافتہ یا ہنرمند افراد

جو حادثے کے بعد اپنی تعلیم یا ہنر کے بل بوتے پر دوسرے متاثرین کی مدد کر سکتے ہیں۔ خاندان، اقدار اور روایات اس قوت کا اہم حصہ ہیں۔

پ۔ **صحت مندر جحانات اور رویئے (Attitudinal Capacity)**: لوگوں میں زندگی کی امنگ پیار، محبت اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا جذبہ ایسا صحت مندانہ رویہ ہے جو متاثرین کے دکھ درد کو بے انتہا کم کر سکتی ہے۔ تاہم نقصان سے نمٹنے کی قوت کو جذبات کے علاوہ با قاعدہ حکمت عملی اور منصوبہ بندی کے تناظر میں بھی پرکھا جاتا ہے۔

ت۔ **معاشی اہلیت (Economic Capacity)**: اس سے مراد عام طور پر متاثرہ کاروباری حلقوں کی بحالی کی اہلیت سے لی جاتی ہے۔

D آفت یا تباہی (Disaster)

اس سے بہت کچھ مراد لیا جا سکتا ہے۔

یکا یک یا شدید تباہی، آفت، مصیبت (آکسفورڈ لغت، انگریزی سے اردو ترجمہ)

- ایک اچانک آفت جس کے نتیجے میں انسانیت کیلئے بہت نقصان ہو اور تکلیف آئے۔
- ایک ایسا حادثہ جو قدرتی یا انسان کا پیدا کردہ بھی ہو سکتا ہے۔ اچانک بھی ہو سکتا ہے اور تواتر سے بھی آ سکتا ہے جس کی نقصان کی شدت ایسی ہو کہ متاثرین کو اپنی زندگی بچانے کیلئے غیر معمولی اقدامات کرنے پڑیں۔

(Disaster Management: A Disaster Manager Hand Book, Asian Development Bank, Manila)

- ایک ایسا واقعہ جس کے نقصان کا اندازہ بڑھتی ہوئی اموات، بیماریوں، زخمیوں کی تعداد، ذرائع روزگار کی تباہی، مقامی آبادی اور مخصوص علاقے کے نقصانات جو غیر معمولی ہوں اور جن کے ازالے یا بچاؤ کیلئے بیرون ملک کی مدد بھی درکار ہو۔

(Cannon 1994)

- ایک ایسی تباہی جس کو برداشت کرنا مقامی آبادی کیلئے ممکن نہ ہو اور جو قدرتی یا سائنسی اور مشینی اسباب کے باعث عمل میں آئی ہو۔

(D & E Reference Centre 1998)

- آفت ایک ایسا واقعہ ہے جب انتہائی شدید طبعی قوتیں اور کمزور دفاعی صلاحیتوں والی آبادی ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں۔

(Okeefe et al 1976)

E آفات کے خدشات(Disaster Risk):

اس سے مراد خطرے کا سامنا ہونے کا امکان اور اس سے پہنچنے والی ممکنہ تکلیف اور نقصان ہے۔

- یہ ایک پیمانہ ہے جس کے ذریعے انسانی زندگیوں، املاک اور یا پھر ماحول کو پہنچنے والے نقصان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور پھر حادثے کی صورت میں اس اندازے کا غلط یا صحیح ہونے کا پتہ چل سکتا ہے۔

نقصان کا خطرہ = ہونے کا امکان × نتائج

Consequences× Likelihood =Risk

- خدشے سے مراد کسی حادثے یا اس سے ہونے والے نقصان کے ہونے کے امکانات ہیں۔
- Risk یا خدشہ دو عوامل کا مجموعہ ہے۔

1۔ کسی حادثے کے ہونے کا امکان

2۔ حادثے کے نقصانات کا اندازہ

- لوگوں کی کمزوریوں یا قوت اور قدرتی یا انسان کے پیدا کردہ آفات کے درمیان عمل اور ردعمل کے نتیجے میں انسانی جانوں، املاک، روزگار، معاشی سرگرمیوں کو پہنچنے والے ممکنہ نقصان کے متعلق اندازہ لگانے کو Disaster Risk کہتے ہیں۔

F آفات کے خطرے سے دوچار عناصر(Elements at Risk):

- لوگوں کی زندگیاں اور ان کی صحت
- گھریلو ساز و سامان اور علاقائی سہولیات کا نظام
- گھر، پل، سکول، سڑکیں، جیسے کہ روزگار، ساز و سامان، فصلیں، مال مویشی وغیرہ
- قدرتی ماحول

G آفات سے خدشات کی جانچ پڑتال(Disaster Risk Assessment):

- ایک خاص وقت کے اندر کسی ممکنہ تباہی کی نوعیت، شدت، وسعت اور لوگوں اور ان کے گھرانوں پر منفی اثرات کے بارے میں ایک مشاورتی عمل۔ (ADPC, ECDRMII)
- اس عمل میں سب سے پہلے ممکنہ خطرات یا حادثات کی پہچان کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ایسے حادثات کی ماضی کی نوعیت، محل وقوع، موسمی تعلق اور پیشگی خبردار کرنے والے نظام اور خطرے کے بارے میں لوگوں کے علم کی بنیاد پر اندازہ لگایا جاتا ہے۔

- اگلے قدم کے طور پر آفت کے مقابلے میں لوگوں کی قوت مقابلہ ان کے قدرتی وسائل اور سہولیات کو جانچا جاتا ہے۔
- تیسرے مرحلے میں صلاحیتوں اور کمزوریوں کا اندازہ لگاتے ہوئے خواتین، بچے اور بوڑھوں کی مدد کیلئے خصوصی انتظامات کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

H آفات کا انتظام و انصرام (Disaster Risk Management):

اس عمل سے مراد صرف آفات کے پس منظر میں عوام کی صلاحیتوں کا جائزہ لینا ہی نہیں بلکہ ملک کے سماجی، ثقافتی، معاشی اور سیاسی عمومی صورتحال بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہی عوامل اور ماحول حادثے کے وقت عوام کی مقابلے کی صلاحیت کا تعین کرتے ہیں۔ (UN,ISDR 2002)

- ایک باقاعدہ نظام کے تحت انتظامی پالیسیوں پر عملدرآمد کرتے ہوئے آفات کی نشاندہی، ان کا تجزیہ، تدارک، تعاقب اور ممکنہ نقصان کا اندازہ کرنا چاہیے۔اس مقصد کیلئے لوگوں اور اداروں کی صلاحیتوں اور کمزوریوں کو سامنے رکھ کر فیصلے کرنے چاہئیں۔

(ADPC,DMC - 30/2003)

I آفات سے نقصانات میں کمی (Disaster Risk Reduction):

اس سے مراد حادثے سے ہونے والے ممکنہ نقصان کو کم سے کم کرنے کیلئے معاشرے کی صلاحیت اور کمزوری کو مدنظر رکھ کر ایک باقاعدہ نظام کے تحت پالیسی اور حکمت عملی ترتیب دے کر اس پر عملدرآمد ہونا چاہیے۔ (UN, ISDR, 2002)

J حادثے کے اثرات میں کمی (Mitigation):

حادثے اور اس سے ہونے والے ممکنہ نقصان کو کم کرنے اور اس کے اثرات منصفانہ انداز میں تقسیم کرنے کے عمل کو Mitigation کہا جاتا ہے۔ (DYNES, 1973,79)

- اس سے مراد وہ اقدامات بھی ہیں جو مستقبل کے کسی ممکنہ حادثے کی تیاری میں مدد اور ممکنہ نقصان میں کمی میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

(FEMA, 1990)

- یہ اقدامات مقامی انتظامیہ اور مرکزی حکومت کے افراد اپنی اپنی جگہ اٹھا سکتے ہیں تاکہ نقصان کو کم کیا جاسکے۔

K آفات سے مقابلے کی تیاری (Preparedness):

یہ وہ سرگرمیاں، منصوبے اور نظام ہیں جو ہنگامی صورتحال سے پہلے شروع کئے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو آفت کا مقابلہ کرنے کے قابل

بنایا جاسکے۔ (FEMA, 1992)

- یہ وہ اقدامات ہیں جو انسان قدرتی آفات کو روکنے میں بے بسی کے بعد اس کے نقصانات کم کرنے کیلئے اٹھاتا ہے۔

(Peterson, Pery 1999,242)

- ان اقدامات سے مراد ہے لوگوں کی عارضی نقل مکانی، لوگوں کے سامان کی محفوظ مقامات پر منتقلی اور زخمیوں اور ممکنہ متاثرین کی مدد کیلئے تیاریاں، خطرے کی پیشگی اطلاع دینا بھی اقدامات کے زمرے میں آتا ہے۔ (UN, ISDR,2002,25)

(II) نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس 2006: اہم خدوخال

قومی سطح

نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیشن (NDMC)

وزیراعظم کی سربراہی میں قائم کردہ یہ کمیشن قومی آفات کی صورت میں انتظام وانصرام سے متعلق فیصلہ سازی کا اعلیٰ ترین فورم ہے۔ اس کمیشن کے دوسرے اراکین میں چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ، گورنر خیبر پختونخوا، وزیراعظم آزاد کشمیر، گلگت بلتستان کے وزیراعلیٰ، چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی یا ان کے نامزد کردہ رکن اور مواصلات، دفاع، مالی امور، امور خارجہ، صحت، داخلہ، سماجی بہبود و خصوصی تعلیم کے وزراء اور این ڈی ایم اے کے چیئرمین اور وزیراعظم کے نامزد کردہ ایک رکن شامل ہیں۔

اس کمیشن کا کام پالیسی بنانا اور راہنما اصول مرتب کرنا ہے جن سے قدرتی آفات کے خطرات اور نقصان میں کمی ہو سکے۔ اس کے علاوہ کمیشن آفات اور ان کے نقصان سے نمٹنے کیلئے بنائے گئے متعلقہ وزارتوں کے تمام منصوبوں کی بھی منظوری دیتا ہے۔ اس کے ساتھ مالی وسائل کی فراہمی اور ان کے استعمال کی نگرانی بھی کمیشن کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA)

قدرتی آفات سے متعلق حکمت عملی پر عملدرآمد کے لئے این ڈی ایم اے ہر قسم کے رابطوں کے لئے ایک مرکزی ادارہ ہے جس کے اختیارات اور ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہیں۔

- آفات کے معاملے میں نگرانی، رابطے اور عملدرآمد کو یقینی بنانا
- قومی آفات کے انتظام وانصرام کا منصوبہ تیار کر کے کمشن سے منظوری لینا
- متعلقہ وزارتوں اور صوبائی محکموں کیلئے منصوبہ بندی سے متعلق راہنما اصول ترتیب دینا

- قومی پالیسی پر عملدرآمد، رابطوں اور نگرانی کو یقینی بنانا
- صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو منصوبہ سازی میں مناسب تکنیکی تعاون فراہم کرنا
- کسی خطرے یا آفت کی صورت میں مناسب ردعمل کیلئے تمام اداروں کے درمیان رابطے کا کردار ادا کرنا
- اپنے مقاصد کے حصول کیلئے لوگوں میں علم اور شعور اجاگر کرنا
- کمیشن کی ہدایات کے مطابق دوسری ذمہ داریاں سرانجام دینا

صوبائی سطح پر

صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیشن (PMDC)

اس کمیشن کا سربراہ وزیراعلیٰ ہوتا ہے اور دوسرے اراکین میں صوبائی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور اس کا نامزد کردہ ایک اور رکن شامل ہوتا ہے۔ وزیراعلیٰ کو مزید دوسرے اراکین کو نامزد کرنے کا اختیار بھی ہوتا ہے اور وہ ان میں سے کسی ایک رکن کو بطور نائب چیئرمین بھی نامزد کر سکتا ہے۔

صوبائی اتھارٹی کے درج ذیل اختیارات اور ذمہ داریاں ہوتیں ہیں۔

- آفات کے انتظام وانصرام سے متعلق صوبائی اور ضلعی سطح پر حکمت عملی ترتیب دینا
- صوبائی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کے منصوبے کی منظوری دینا
- منصوبے پر عملدرآمد کا جائزہ لینا
- صوبائی ترقیاتی پروگراموں کو ترتیب دیتے وقت ان پروگراموں میں آفات سے ہونے والے نقصان میں کمی کے پہلوؤں کو یقینی بنانا
- خطرے میں کمی اور خطرات سے نمٹنے کی تیاری میں اضافے کیلئے فنڈز کی فراہمی کے عمل کی نگرانی کرنا

صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PMDA)

اس اتھارٹی کی سربراہی حکومت کا تعینات کردہ ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے۔ صوبائی اتھارٹی کی درج ذیل ذمہ داریاں اور اختیارات ہوتے ہیں۔

- آفات سے نمٹنے کا منصوبہ بنانا اور صوبائی کمیشن سے اس کی منظوری لینا
- نقصانات میں کمی سے متعلق صوبائی منصوبوں اور پالیسیوں پر عملدرآمد یقینی بنانا
- قومی پالیسی اور قومی وصوبائی منصوبوں پر عملدرآمد کیلئے رابطوں اور نگرانی کا کام سرانجام دینا
- آفات سے نمٹنے میں مختلف علاقوں کی دفاعی کمزوریوں کا جائزہ لے کر مخصوص حفاظتی اقدامات اور نقصان میں کمی کیلئے تیاریوں کا جائزہ لینا
- نقصانات سے نمٹنے کیلئے صوبائی محکموں اور ضلعی انتظامیہ کے منصوبوں کی تیاری کیلئے راہنما اصول مرتب کرنا
- صوبائی سطح پر سرکاری اور نجی اداروں کی آفات سے نمٹنے کیلئے تیاریوں کا تنقیدی جائزہ لینا

- آفت کے آنے کی صورت میں مربوط ردعمل کیلئے رابطے کرنا
- کسی بھی صوبائی محکمے یا ادارے کو آفات کی صورت میں مناسب ہدایات جاری کرنا
- صوبے میں ذرائع آمدورفت کی بہتر حالت کو یقینی بنانا اور آفات سے نمٹنے کیلئے باقاعدگی سے مشقیں کرنا

ضلعی سطح

ضلعی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی

ڈیزاسٹر مینجمنٹ سے متعلق قانون میں سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے ضلعی سطح پر یہ اتھارٹی قائم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ قانوناً یہ اتھارٹی ضلعی ناظموں کی سربراہی میں کام کرتی ہے۔اس کے اراکین میں ضلعی رابطہ افسر یا ڈپٹی کمشنر، ضلعی پولیس آفیسر، ای ڈی او (صحت) اور دوسرے ضلعی افسران شامل ہوتے ہیں جن کی تعیناتی ضلعی حکومت کرتی ہے۔

اس اتھارٹی کے درج ذیل اختیارات اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔

- قومی اور صوبائی اتھارٹی کی ہدایت کے مطابق آفات سے متعلق اقدامات کی منصوبہ بندی، رابطے اور ان پر عملدرآمد کو یقینی بنانا
- ضلعی سطح پر آفات کے خطرات کو کم کرنے کیلئے جامع منصوبہ بندی اور اس سے متعلق ہنگامی پلان کی تیاری کرنا
- آفات کی زد میں آنے والے ممکنہ علاقوں کی نشاندہی اور اس کی مناسبت سے احتیاطی تدابیر اور اقدامات کرنا
- ضلعی محکموں کی طرف سے حفاظتی اقدامات اور خطرات سے نمٹنے کیلئے تیاریوں کے بارے میں وفاقی اور صوبائی اتھارٹی کی ہدایات پر عملدرآمد کو یقینی بنانا
- آفات سے متعلق منصوبہ سازی کیلئے راہنما اصول مرتب کرنا
- خطرات سے نمٹنے کیلئے ضلعی محکموں کے منصوبوں پر عملدرآمد کی نگرانی کرنا
- آفات کے خطرات کو گھٹانے کیلئے ضلعی محکموں، ان کے اہلکاروں اور مقامی آبادی اور ان کی تنظیموں کیلئے تربیتی پروگراموں کو ترتیب دینا
- خطرات کی پیشگی اطلاع اور عوام کو مناسب معلومات کی فراہمی کے نظام کو قائم کرنا اور اس کی باقاعدگی نگرانی کرتے ہوئے اس میں بہتری لانا
- آفات سے مقابلے کے ضلعی منصوبے اور راہنما اصولوں کی تیاری، جائزہ اور ان میں بہتری لانا
- امداد اور بچاؤ سے متعلق سامان کا ذخیرہ کرنا
- ضلع کے ذرائع آمدورفت بشمول سڑکوں وغیرہ کے نظام کو بہتر حالت میں رکھنا اور آفات سے نمٹنے کی مشقیں باقاعدگی سے کرنا

(III) آفات سے بچاؤ کیلئے قومی حکمت عملی

2006ء میں نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی آرڈیننس کے اجراء کے ذریعے قومی، صوبائی اور ضلعی سطح پر آفات سے بچاؤ اور نقصانات میں کمی کا ایک جامع نظام قائم کیا گیا ہے۔قومی سطح پر قائم کی گئی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے مقاصد کے حصول کیلئے مرکزی کردار ادا کرتے ہوئے صوبائی سطح پر قائم کی گئی اتھارٹیز کے ساتھ مربوط رابطے قائم کئے ہیں۔ نئے نظام کا مقصد خطرات کو کم کرنا اور آفات سے مقابلے کی لوگوں کی صلاحیت میں اضافہ کر کے پاکستان میں ایک قابل اعتماد معاشرتی، معاشی اور ماحولیاتی ترقیاتی نظام وضع کرنا ہے۔اس قومی حکمت عملی کا مقصد تمام سطحوں پر ترقیاتی منصوبہ بندی کے دوران آفات سے نمٹنے کیلئے تیاری، مقابلے اور بحالی کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام اداروں کی صلاحیت میں اضافہ کرنا ہے۔

ان مقاصد کی روشنی میں آفات سے ہونے والے نقصانات میں کمی کی قومی حکمت عملی میں درج ذیل راہنما اصول طے کئے گئے ہیں۔

- زیادہ توجہ کمزور ترین معاشرتی گروہوں یعنی بچوں، عورتوں، ضعیف العمر اور اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والوں کو دینی چاہیے
- مقامی آبادی کے اندر مل جل کر آفات کا مقابلہ کرنے اور تیاری کے رجحان کو فروغ دینا چاہیے
- زندگی کے ایک سے زیادہ شعبوں اور اداروں کے کردار پر مشتمل نظام ترتیب دینا چاہیے
- سائنسی یا تکنیکی علم کو معاشرتی معلومات کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا چاہیے
- ترقیاتی پالیسی، منصوبہ سازی اور اس پر عملدرآمد خطرات کے امکانات کو مدنظر رکھ کر کرنی چاہیے
- ملک کے مختلف حصوں میں محفوظ تعمیرات کیلئے ثقافتی، معاشی اور ماحولیاتی اعتبار سے محفوظ آلات کی تیاری کرنی چاہیے
- آفات کے نشانے پر علاقوں میں منافع بخش اور دیرپا روزگار کے مواقع کے فروغ کیلئے اقدامات کرنا
- مختلف شعبوں جیسے کہ حکومت، نجی اداروں، میڈیا، بیمہ اور سماجی تنظیموں، سول سوسائٹی، اقوام متحدہ اور رقم فراہم کرنے والے اداروں کے مابین اشتراک قائم کرنا اور اسے مضبوط بنانا
- آفات کے خطرات کو گھٹانے کیلئے دوسرے ممالک اور بین الاقوامی برادری کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے۔
- آفات سے پیدا ہونے والی مخصوص ملکی صورت حال کے مطابق تربیت اور مہارت حاصل کرنا
- آفات سے نمٹنے کیلئے بنائے گئے کسی بھی منصوبے کی بنیاد اور اس کا آغاز ضلعی سطح پر پائے جانے والے مخصوص عوامل کی روشنی میں ہونا چاہیے۔

آفات سے بچاؤ کیلئے قومی حکمت عملی: ترجیحات

DRM کے نظام کی قومی، صوبائی، ضلعی اور مقامی آبادی کی سطح پر عملدرآمد کے لئے نو شعبہ جات کو ترجیحی بنیادوں پر توجہ دینی چاہیے۔

i۔ ادارہ جاتی اور قانونی بنیاد

NDMA آرڈیننس کے تحت وفاقی، صوبائی اور ضلعی سطح پر نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیشن اور اتھارٹی جیسے ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ کمیشن کو پالیسی سازی جبکہ اتھارٹیز کو اس پر عملدرآمد اور اداروں کے مابین رابطوں کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ قومی اور صوبائی اتھارٹیز کے علاوہ ضلعی سطح پر بھی ان اتھارٹیز کے قیام کے نوٹیفکیشن جاری کئے جا چکے ہیں۔ اس ترجیحاتی پہلو کے پیش نظر قانون اور ضابطوں، طریقہ کار اور راہنما اصولوں کی تیاری کیلئے تکنیکی کمیٹیوں کے قیام کے منصوبے پر بھی کام شروع ہو چکا ہے۔

ii۔ قومی سطح پر خطرات اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال

بہتر معلومات پر مبنی پالیسی سازی، حکمت عملی کی ترتیب اور منصوبہ بندی کیلئے آفات کے نشانے پر پاکستانی علاقوں اور ان کی آفات سے مقابلے کی صلاحیتوں کے بارے میں اٹلس (نقشوں کے ساتھ تفصیلات) شائع کی جائے گی۔ اس میں پرخطر علاقوں میں مخصوص آفات کی نوعیت اور شدّت کو نقشوں اور تصویروں کی مدد سے واضح کیا جائے گا اس کے علاوہ آبادی کے رہائشی نظام، گھروں کے ڈیزائن، ذرائع آمدورفت اور ماحولیاتی صورت حال کے بارے میں معلومات بھی فراہم کی جائیں گی۔

iii۔ تربیت، تعلیم اور شعور

اس مقصد کیلئے مختلف شعبوں کی مدد درکار ہوگی جیسے کے سرکاری اہلکار، وفاقی وصوبائی وزارتیں، ضلعی، صوبائی اور قومی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے اہلکار، تکنیکی ادارے، اقوام متحدہ کے اہلکار، غیر سرکاری تنظیمیں، ذرائع ابلاغ، سیاست دان اور سب سے اہم مقامی آبادی کی شمولیت ہوگی۔ نقصانات اور خطرات میں کمی کے علاوہ ان افراد اور اداروں کو تلاش اور بچاؤ، فوری طبی امداد، آگ بجھانے، انخلاء، کیمپوں کے انتظام اور امدادی سامان کی تقسیم کے شعبوں میں بھی تربیت دینا لازمی ہوگی۔

iv۔ خطرات میں کمی کے منصوبوں کو فروغ دینا

خطرات سے نقصان میں کمی کی موثر منصوبہ بندی، بہتر تیاری اور بروقت ردعمل سے آفات کے منفی اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔ آفات سے نمٹنے کیلئے ایک قومی منصوبے کے تحت وفاقی وزارتوں، محکموں اور دوسرے اداروں کے کردار کو حتمی شکل دی جائے گی۔ تمام صوبائی، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کی اتھارٹیاں اپنے اپنے منصوبوں کو حتمی شکل دے چکے ہیں جبکہ ضلعی سطح پر بھی ایسے منصوبوں کی تیاری جاری ہے۔

v۔ مقامی آبادی کی سطح پر خطرات سے نمٹنے کا منصوبہ

کسی بھی ایسے منصوبے یا حکمت عملی میں مقامی آبادی یعنی گلی محلے کی سطح پر لوگوں کی شمولیت یقینی بنائی جائے گی۔ آفات سے تباہی کے اثرات گلی

محلے کی سطح پر سب سے زیادہ ہوتے ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے منصوبہ بندی بھی اسی سطح پر کی جائے گی۔ اس لئے ایسی تمام منصوبہ بندی میں مقامی اہلکاروں، سماجی تنظیموں کے کارکنوں، تعمیراتی ماہرین، ٹھیکیداروں، اساتذہ، ڈاکٹروں وغیرہ کی تربیت کی جائے گی۔

VI۔ مختلف خطرات کی پیشگی اطلاع کا نظام

خشک سالی سے خبردار کرنے والے نظام میں بہتری لائی جائے گی اور آندھی اور سمندری طوفان کی پیشگی اطلاع دینے کا نظام متعارف کرایا جائے گا۔ خطرات کی پیشگی اطلاع کے نظام میں ذرائع ابلاغ کے کردار کو بڑھایا جائے گا۔ خطرات کا فوری مقابلہ کرنے کیلئے مقامی آبادی اور پیشگی خبردار کرنے والے مختلف اداروں کے درمیان رابطوں کو مربوط بنایا جائے گا تاکہ لوگ بروقت اور مستعدی کے ساتھ خطرے کا مقابلہ کر سکیں۔

VII۔ آفات سے نمٹنے کے نظام کا ترقیاتی منصوبوں میں ادغام

اس پالیسی کے تحت آفات کے نشانے پر علاقوں میں ترقیاتی ڈھانچے یعنی سڑکوں اور پلوں کی تعمیر ایسے اعلیٰ معیار کی کی جائے گی کہ جو قدرتی اور غیر قدرتی آفات سے فوری توڑ پھوڑ کا شکار نہ ہو۔ کسی بھی ترقیاتی کام کی منصوبہ بندی کے مرحلے پر متعلقہ علاقے کی آفات کے مقابلے کی صلاحیت اور کمزوری کا بغور جائزہ لیا جائے گا۔

اس مقصد کیلئے NDMA قومی منصوبہ بندی کمیشن اور وزارت خزانہ کے ساتھ مل کر آفات سے نمٹنے کے منصوبہ کو قومی ترقیاتی اور غربت کے خاتمے کی حکمت عملی کا حصہ بنانے کیلئے کام کریگی۔ بعض وزارتوں کے ساتھ مل کر ترقیاتی اور خطرات میں کمی کے منصوبوں میں ادغام سے متعلق چند تجرباتی منصوبے شروع کئے جائیں گے۔

VIII۔ ہنگامی ردعمل کا نظام (NEOC)

ہنگامی کارروائی کا قومی مرکز (National Emergency Operation Centre) قائم کرنے کے علاوہ NDMA صوبائی اور ضلعی سطح پر ایسے مراکز قائم کرنے میں متعلقہ حکومتوں کی مدد کرے گی۔ NEOC خطرات کی پیشگی اطلاعات وصول کرنے اور متعلقہ اداروں کو ہدایات جاری کرنے کا کام کرے گی۔ اس قومی مرکز کے ذریعے متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیوں کے انتظام اور امدادی تنظیموں میں رابطے میں مدد ملے گی۔ ہنگامی امدادی کارروائیوں کیلئے مخصوص طریقہ کار (Standard Operating Procedures) یعنی SOPs طے کئے جائیں گے جن پر عملدرآمد کرنا مرکزی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں پر لازم ہوگا۔

IX۔ تباہی کے بعد بحالی کی صلاحیت میں اضافہ

تباہی کے بعد متاثرہ علاقوں اور لوگوں کی مربوط اور موثر بحالی کیلئے تنظیمی اور ادارہ جاتی نظام متعارف کرانا ضروری ہے۔ NDMA ایک سے زیادہ شعبوں میں بحالی کی ضروریات جانچ پڑتال اور بحالی کے طریقے کار کو وضع کرنے کیلئے راہنما اصول مرتب کرے گی۔ اس طرح متعلقہ وزارتوں اور دوسرے فریقین کیلئے تباہی کے بعد بحالی کے نظام، طریقے کار اور اس پر عملدرآمد سے متعلق تربیتی ورکشاپ کا اہتمام بھی کریگی۔

(IV) پاکستان کو درپیش چند بنیادی خطرات کا مختصر جائزہ

زلزلے

انڈو آسٹریلین پلیٹ جس پر انڈیا، پاکستان اور نیپال واقع ہیں، ساڑھے پانچ کروڑ سال سے مسلسل شمال کی طرف سرک رہی ہے۔ اس کے علاوہ انڈو آسٹریلین پلیٹ شمال کی جانب سے یوریشین پلیٹ (جو کہ دنیا کی تیسری بڑی پلیٹ ہے اس پر برصغیر پاک و ہند کے علاوہ کئی ایشیائی اور مغربی ممالک واقع ہیں) کے نیچے دھنس رہی ہے۔ اس کے واضح اثرات زلزلوں اور ہمالیہ کے بدلتے ہوئے موڈ کی شکل میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

8 اکتوبر 2005ء کو آنے والا زلزلہ ایک ایسے علاقے میں آیا جہاں دو پلیٹوں کے ٹکراؤ سے ایک فالٹ لائن پہلے سے موجود تھی اور زلزلے کے ماہر حلقوں میں اس قسم کے زلزلے کی ایک عرصے سے توقع کی جارہی تھی۔ اگرچہ یہ زلزلہ اپنے اثرات کے اعتبار سے انتہائی تباہ تھا لیکن اب بھی سائنسدان یہ سمجھتے ہیں کہ 1515ء یا اس سے بھی پہلے آنے والے زلزلے کے بعد جو توانائی زمین کے اندر بتدریج جمع ہوتی رہی ہے اس کا دس فیصد حصہ بھی اس زلزلے میں خارج نہیں ہوا۔ صوبہ بلوچستان میں مستقبل میں کسی بہت بڑے زلزلے کا خدشہ ہے۔

اس سارے عمل میں کوہ سلیمان، ہندوکش اور قراقرم کے پہاڑی سلسلے کی حدود میں آنے والے شمالی علاقہ جات، چترال، کشمیر (مظفرآباد)، کوئٹہ، چمن، سبی، ژوب، خضدار، مکران کے ساحلی علاقے بشمول گوادر اور پسنی میں بڑے اور درمیانے درجے کے زلزلے آسکتے ہیں۔ اسلام آباد، کراچی اور پشاور درمیانے درجے سے نکل کر اونچے درجے کے زلزلے کے خطرات کے دہانے پر کھڑے ہیں۔

بیسویں صدی میں پاکستان کو چار بڑے زلزلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان زلزلوں میں 1935ء میں کوئٹہ میں آنے والا تباہ کن زلزلہ، 1945ء میں مکران کے ساحلی علاقے میں آنے والا زلزلہ، 1976ء میں شمالی علاقہ جات میں آنے والا زلزلہ اور 8 اکتوبر 2005ء کو کشمیر اور صوبہ خیبر پختونخوا میں آنے والا ہولناک زلزلہ شامل ہیں۔ ان بڑے واقعات کے درمیان گلگت بلتستان اور کشمیر میں وقتاً فوقتاً ایسے کئی چھوٹے چھوٹے زلزلے آئے جن کے اثرات محدود تھے اور ان سے مقامی طور پر ہی نمٹا گیا۔

خشک سالی

پاکستان میں خشک سالی میں اضافہ ہورہا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی خشک سالی نے غذائی تحفظ، مال مویشیوں کی پیداوار، ماحول اورقدرتی وسائل پرنتیجہ خیز اثرات مرتب کئے ہیں۔کم بارشیں اوردرجہ حرارت میں کمی بیشی پاکستان کے موسمی حالات کا حصہ بنتے جارہے ہیں۔ پاکستان کے مجموعی رقبے کا 60 فیصد حصہ انتہائی خشک (بنجر) ہے جہاں پر سالانہ 200 ملی میٹر سے بھی کم بارشیں ہوتی ہین۔ نمایاں خشک (بنجر) علاقہ جات میں چولستان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، کوہستان، تھرپارکر اور مغربی بلوچستان شامل ہیں۔ بلوچستان اورسندھ میں سالانہ اوسطاً تقریباً 160 ملی میٹر بارشیں ہوتی ہیں جبکہ اسکے مقابلے میں صوبہ پنجاب میں 400 ملی میٹر سالانہ اورصوبہ خیبرپختونخوامیں تقریباً 630 ملی میٹر سالانہ بارشیں ہوتی ہیں۔صوبہ بلوچستان کے جنوب مغربی حصے میں اوسطاً 50 ملی میٹر سے بھی کم بارشیں ہوتی ہیں جبکہ بلوچستان کے شمال مشرقی حصے میں 400 ملی میٹر تک بارشیں ریکارڈ کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ پاکستان میں مختلف موسموں میں بارش کی اوسطاً مقدار میں کمی یا بیشی کی صورت میں تبدیلیاں بہت زیادہ ہیں۔یعنی کسی خاص موسم میں کبھی تو بہت زیادہ برش ہوتی ہے اور کبھی بہت کم۔ پاکستان کے نچلے جنوبی حصے کا موسم خشک اورشدید خشک ہے۔ ملک کے کچھ علاقے پورا سال انتہائی خشک رہتے ہیں۔لہذا یہ علاقے خشک سالی کی زد میں ہیں۔ یہاں تک کہ جنوبی صوبوں بلوچستان اورسندھ میں اوسطاً ہونے والی بارش کی مقدار میں ذراسی کمی بھی پانی کی سطح کو مزید کم کردیتی ہے جس کی وجہ سے یہ علاقے خشک سالی کے مقابلے کیلئے مزید کمزور ہوجاتے ہیں۔ مذکورہ علاقے ہر دس سال میں سے دو سے تین سال تک خشک سالی کا سامنا کرتے ہیں۔

تاریخی اعتبار سے پاکستان کے تمام صوبے ماضی میں شدیدخشک سالی کا سامنا کر چکے ہیں۔ حالیہ سالوں میں صوبہ بلوچستان، سندھ اور جنوبی پنجاب کوخشک سالی کی وجہ سے شدیدنقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ 1997ء سے 2002ء تک کے عرصے پر محیط شدیدخشک سالی نے ذرائع روزگارکوشدیدمتاثرکیا جس کے نتیجے میں انسانی اموات کے ساتھ ساتھ ہزاروں افرادکودوسرے علاقوں میں منتقل ہونا پڑا۔اس سارے عمل میں مال مویشیوں کی ایک بڑی تعداد بھی ہلاک ہوگئی۔ حالیہ خشک سالی کی وجہ سے 120 انسانوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے، 22 لاکھ افراد متاثر ہوئے جبکہ 25 لاکھ مویشی ہلاک ہوگئے۔اس کے ساتھ ساتھ 72 لاکھ مویشی خشک سالی کے اثرات کے نتیجے میں متاثر ہوئے۔ بلوچستان کے 26 اضلاع میں سے 23 اضلاع خشک سالی سے متاثر ہوئے جبکہ صوبہ سندھ کے تقریباً 6 اضلاع کوخشک سالی کا سامنا کرنا پڑا۔ 2001ء کی خشک سالی کوملکی تاریخ کی بدترین خشک سالی کہا جاتا ہے۔

سیلاب

پاکستان کے انتہائی شمالی پہاڑی علاقہ جات دریاؤں کو پانی فراہم کرنے کا ایک بنیادی ذریعہ ہیں۔ دریائی سیلاب خاص طور پر پنجاب اورسندھ کو متاثر کرتے ہیں جبکہ پہاڑی نالوں میں آنے والے سیلابی ریلوے صوبہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور وفاق کے زیرانتظام شمالی علاقہ جات کے کئی علاقوں میں تباہی کا باعث بنتے ہیں۔اسی طرح ضلع چارسدہ، مردان، نوشہرہ اور پشاور کودریائے کابل کے سیلابی پانی سے خطرہ ہے۔

چونکہ کئی دریاؤں میں برف پگھلنے سے زیادہ پانی آتا ہے لہذا شدید گرمیوں میں درجہ حرارت بڑھنے کی وجہ سے سیلاب کا خطرہ دوچند ہو جاتا ہے۔اس دوران موسم برسات کی وجہ سے نہ صرف دریاؤں میں پانی کی سطح بڑھنے سے بیشتر دیہی علاقے زیرآب جاتے ہیں بلکہ نکاسی آب کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے شہری زندگی بھی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔2005ء میں ایک ہفتے کے دوران ہونے والی شدید بارشوں سے کراچی، حیدرآباد، لاہور دیگر کئی شہروں میں زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی تھی۔اس کے علاوہ پاکستان میں ڈیموں کے ٹوٹنے سے بھی سیلاب آسکتے ہیں۔مثال کے طور پر فروری 2006ء میں ایک ہفتے کے دوران ہونے والی شدید بارشوں کی وجہ سے ایک ڈیم ٹوٹ گیا جس سے بلوچستان میں پسنی کے مقام پر سیلاب آ گیا۔ ہر سال سیلابوں سے ہونے والے معاشی نقصانات پاکستانی معیشت پر ایک بہت بڑا بوجھ ہیں۔سیلاب کی وجہ سے ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھنے والا شعبہ زراعت سب سے زیادہ متاثر ہوتا رہا ہے۔1947ء سے لے کر اب تک آنے والے دس بڑے سیلاب جہاں ایک طرف عوام کی زندگیوں میں تباہی لانے کا باعث بنے ہیں وہیں ملکی معیشت نے 225 ارب روپے (4 ارب امریکی ڈالر) کا نقصان بھی اٹھایا۔

لینڈ سلائیڈنگ (پہاڑی تودوں کا گرنا)

پاکستان کے شمالی علاقہ جات، آزاد کشمیر اور صوبہ خیبر پختونخوا پہاڑی تودوں کے خطرات سے دوچار ہیں۔ پہاڑی تودے اس وقت گرتے ہیں جب ڈھلوانی پہاڑی سلسلوں کے فطری استحکام میں دراڑیں پڑنا شروع ہوتی ہیں۔ پہاڑی تودے اچانک نہیں گرتے بلکہ ایسی صورتحال پیدا ہونے میں کچھ نہ کچھ وقت ضرور درکار ہوتا ہے جن پہاڑوں اور ڈھلوانوں کی بنیاد میں پانی جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے ان کے کچھ حصے زیادہ نم اور کمزور ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ کمزور ہو کر بھربھرے ہو جاتے ہیں۔آخر کار نمی سے بھرپور کمزور پہاڑی چٹانیں یا مٹی کے تودے اپنی بنیادیں چھوڑ دیتے ہیں اور جس طرف راستہ ملے اسی طرف لڑھک جاتے ہیں۔

کشمیر، شمالی علاقہ اور صوبہ خیبر پختونخوا کے کچھ پہاڑی علاقے پہاڑی تودے گرنے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ یہ علاقے لینڈ سلائیڈنگ کے خطرے کا مقابلہ کرنے میں بہت کمزور ہیں۔اس کی ایک وجہ تو اس علاقے کی زمین کی خستہ ساخت اور کم عمر جغرافیائی خصوصیات ہوسکتی ہیں۔ تاہم جنگلات کاٹنے کا تیزی سے بڑھتا ہوا رجحان پہاڑی تودے گرنے کی سب سے بڑی اور اہم وجہ ہے۔2005ء کے زلزلے میں کشمیر اور صوبہ خیبر پختونخوا کے عمودی پہاڑ بھربھری کرمٹی کی طرح ٹوٹ گئے۔جن علاقوں تک عام حالات میں بھی رسائی مشکل ہے، پہاڑی تودوں نے وہاں تک پہنچنے کے تمام راستے بند کر دیئے۔کچھ مقامات پر تو پہاڑ کا چوڑائی کے رخ پر تقریباً ایک کلومیٹر سے بھی زیادہ حصہ نیچے موجود وادی پر جا گرا۔اس کے علاوہ ان علاقوں میں چھوٹے پیمانے پر اکثر لینڈ سلائیڈنگ ہوتی رہتی ہے اور مقامی لوگ خدشات سے دوچار رہتے ہیں۔تیزی سے کٹتے ہوئے جنگلات کے نتیجے میں جنگلات پر مشتمل رقبہ 3.1 فیصد اور لکڑی کے ذخائر 5 فیصد سالانہ کم ہو رہے ہیں جس کے نتیجے میں مستقبل میں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔

سونامی

پاکستان کا کل ساحل 1,046 کلومیٹر ہے جس میں سے 800 کلومیٹر کا رقبہ صرف مکران کی ساحلی پٹی پر مشتمل ہے۔ اگرچہ پاکستان کے زیادہ تر ساحلی علاقے ویران اور انسانی آبادیوں سے محروم ہیں اس کے باوجود صوبہ سندھ اور بلوچستان کے وسیع علاقے براہ راست سمندری طوفانوں کی زد میں ہیں۔

ماضی میں پاکستان میں سونامی جیسی آفت بھی ریکارڈ کی گیء ہے۔ 28 نومبر 1945 میں پسنی کے جنوب میں مکران کے مقام پر سمندر میں 8.3 ریکٹر سکیل شدت کے زلزلے کی وجہ سے شدید سونامی آیا۔ سونامی کی وجہ سے سمندر کی لہریں 12-15 میٹر تک اونچی ہوگئیں جس سے پسنی اور ملحقہ علاقوں میں چار ہزار افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ سونامی اس قدر شدید تھا کہ اس کی لہریں ممبئی انڈیا تک پہنچیں۔ سمندر میں آنے والے زلزلے کے مرکز سے تقریباً 450 کلومیٹر دور سونامی آنے کا خدشہ بدستور موجود ہے۔ اگرچہ یہ بات بہت حد تک درست ہے کہ سونامی ایک گھنٹے کے اندر ساحلی علاقوں میں پہنچ سکتا ہے اور زلزلوں کے صحیح وقت کی نشاندہی کرنا ابھی انتہائی مشکل ہے پھر بھی پیشگی اطلاعات کا بہتر نظام بہت سارے نقصانات میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

سمندری طوفان/ سائیکلون

پاکستان کے ساحلی علاقے بالعموم اور صوبہ سندھ بالخصوص سمندر سے متعلقہ طوفانوں کی براہ راست زد میں ہیں۔ پاکستان کے ساحلی علاقے بشمول بلوچستان نہ صرف سمندری طوفانوں کے خطرے سے دوچار ہیں بلکہ آفات سے نمٹنے کے بنیادی انتظام کی عدم موجودگی میں یہ علاقے بہت کمزور دفاعی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ اگر ہم آفات کی تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ 1971ء اور 2001ء کے درمیان پاکستان کے ساحلی علاقوں میں 14 سمندری طوفان ریکارڈ کئے گئے ہیں۔ 1999ء میں ٹھٹھہ اور بدین کے اضلاع میں آنے والا سمندری طوفان 73 آبادیوں کو بہا کر لے گیا جبکہ 168 افراد ہلاک اور تقریباً 6 لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ اس طوفان نے املاک کو بھی شدید نقصان پہنچایا۔ جس میں 11 ہزار مویشی ہلاک اور 1800 چھوٹی اور بڑی کشتیاں تباہ ہوئیں جبکہ 642 کشتیوں کو شدید نقصان پہنچا جس سے مجموعی طور پر 280 ملین روپے کا نقصان ہوا۔ تعمیراتی ڈھانچے کو پہنچنے والا نقصان اس کے علاوہ تھا جو ایک اندازے کے مطابق 750 ملین روپے تھا۔

حالیہ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے طوفانوں کی شدت اور تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ طوفان اپنے راستے بدل رہے ہیں۔ یعنی کئی سال پہلے جو علاقے قدرے محفوظ سمجھے جاتے تھے طوفان اب ان علاقوں کا رخ بھی کر رہے ہیں۔ اب محفوظ علاقوں کا شمار خطرناک یا درمیانے درجے کے خطرناک علاقوں میں ہونے لگا ہے جبکہ درمیانے درجے کے خطرناک علاقے شدید خطرات سے دوچار علاقوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ بین الاقوامی نقطہ نظر سے پاکستان سے ملحقہ ساحلی علاقوں میں سمندری طوفانوں کی تعداد اور شدت کم کہی جا سکتی ہے۔ ساحلی علاقے عموماً نشیبی ہوتے ہیں اس لئے سمندری پانی کئی کلومیٹر تک پھیل جاتا ہے جس کے نتیجے میں زرعی زمین ایک لمبے عرصے تک کاشت

کے قابل نہیں رہتی۔اس کے علاوہ سمندری طوفان کے نتیجے میں زمین سیم زدہ ہو جاتی ہے جس سے بعض اوقات کاشت کاری کیلئے کئی ماہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔اسی طرح کے طوفانوں کو دو دھاری تلوار سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔یعنی سمندری پانی اپنے راستے میں آنے والی ہر شے کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتا ہے اور شدید آندھی اور ہوا، بجلی و مواصلات کے نظام اور انسانی آبادیوں کو تہس نہس کر دیتی ہے۔

برفانی جھیلیں

شدید گرمی کی لہر کے نتیجے میں برف پگھلنے سے دریائے سندھ میں سیلاب آسکتا ہے۔دنیا کے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ برفانی جھیلیں اور پہاڑوں پر جمی برف مستقبل میں ایک بڑے خطرے کا روپ دھار سکتی ہے۔برفانی جھیلوں کے پگھلنے کے نتیجے میں اچانک آنے والے سیلاب کو''برفانی جھیلوں سے اچانک پھوٹنے والا سیلاب'' کہا جاتا ہے۔برفانی جھیلوں پر ہونے والی ایک حالیہ مطالعاتی رپورٹ کے مطابق انڈس بیسن (Indus Basin) کی 2420 برفانی جھیلوں میں سے 52 برفانی جھیلیں ممکنہ طور پر خطرناک ہیں اور ''برفانی جھیلوں سے اچانک پھوٹنے والے سیلاب'' کا باعث بن سکتی ہیں۔شاید یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس طرح کے سیلاب جانوں اور املاک کیلئے انتہائی تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔مذکورہ مطالعاتی رپورٹ کے مطابق دنیا کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت برف کے پگھلنے کے عمل کو تیز تر کر سکتا ہے۔

برفانی تودے

پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور کشمیر کے علاقے کو برفانی تودوں سے بھی خطرہ ہے۔ان علاقوں میں بعض اوقات برف کے بڑے بڑے تودے ٹوٹ کر گر جاتے ہیں۔مقامی آبادی اور سیاح خطرے کے مقابلے میں بہت زیادہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔

صنعتی، ایٹمی اور سفری حادثات

سفر کے دوران حادثات پاکستان میں ایک معمول کی بات ہے۔ملکی ریلوے کا نظام آئے دن ہونیوالے حادثات کے باعث پہلے ہی بدنام ہے۔سینکڑوں افراد ایسے حادثات کا شکار ہو چکے ہیں۔سڑک پر حادثے اور فضائی سفر کے دوران حادثات بھی غیر معمولی بات نہیں رہی۔بڑی شہری آبادی والے علاقوں جیسا کہ گوجرانوالہ، فیصل آباد، کراچی، لاہور، سیالکوٹ اور دوسرے علاقوں میں صنعتوں میں تیزی سے ہونے والے اضافے کے باعث یہاں کسی بھی وقت بڑا صنعتی حادثہ رونما ہو سکتا ہے جو آج تک پاکستان میں نہیں ہوا۔1985ء میں پڑوسی ملک بھارت کے شہر بھوپال میں ہونے والے بڑے صنعتی حادثے میں پانچ ہزار افراد ہلاک ہوئے اور شہریوں کی صحت کو خطرناک اثرات کا سامنا کرنا پڑا۔اپنی ایٹمی تنصیبات اور ایٹمی بجلی گھروں کے باعث پاکستان کو بھی ایٹمی حادثات کے خطرات کا سامنا ہے۔روس کے شہر چرنوبل میں ہونیوالا ایسا ہی حادثہ ہمیں ان خطرات کی یاد دلاتا ہے۔

پاکستان کے پاس دو بڑی بندرگاہیں ہیں۔ایک کراچی میں اور دوسری مکران کے ساحل پر واقع شہر گوادر میں۔ان دونوں بندرگاہوں کو سمندر میں

ہونے والے حادثات کا سامنا رہتا ہے۔ 2003ء میں کراچی کے ساحل پر تسمان سپرٹ نامی یونانی تیل بردار جہاز کا حادثہ بڑے پیمانے پر ماحولیاتی نقصان کا باعث بنا اوراس کے ساتھ شہریوں کی صحت اور بندرگاہ پر کام کرنے والے مزدوروں اورقریبی آبادی کی زندگی اور روزگار کو شدید متاثر کیا۔ بحری جہاز سے 28000 ٹن تیل کے حادثاتی اخراج نے آبی حیات کوشدید نقصان پہنچایا۔ مقامی رہائشیوں نے حادثے کے بعد کے دنوں میں سردرد، معدے کی خرابی اور سانس کی بیماریوں کی شکایت کی اروعلاج معالجے کیلئے ڈاکٹروں سے رجوع کیا۔ حکام کو متاثرہ علاقہ صاف کرنے میں کئی ماہ لگ گئے۔

جنگل کی آگ

خوش قسمتی سے پاکستان کے بڑے شہری آبادی والے علاقے میں بڑے پیمانے پر آگ لگنے کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ تاہم شہری آبادی اور صنعتوں میں مسلسل اضافے کے باعث ایسے حادثات کے امکانات کو رد بھی نہیں کیا جاتا۔ قدرتی گیس کی فروخت تمام بڑے شہری آبادی کے پٹرول پمپوں پر جاری ہے اور گھریلو صارفین کیلئے یہ فروخت چھوٹی دکانوں اور سٹوروں پر بھی ہوتی ہے۔ چھوٹے دیہاتوں اور قصبوں میں تو رہائشی علاقوں کے قریب یہ قدرتی گیس کی فروخت کی جاتی ہے۔ ملک میں سگریٹ نوشی کی بڑے پیمانے پر عادت اس خطرے میں اضافہ کردیتی ہے۔ کراچی کے علاوہ دوسرے بڑے شہروں میں آگ بجھانے کا نظام اچھی حالت میں نہیں۔

شہری تنازعات

پاکستانی معاشرہ قومیت، زبان، مذہب اور ثقافت کے اعتبار سے ایک کثیر الطبقاتی معاشرہ ہے۔ بعض اوقات مختلف معاشرتی گروہوں کے درمیان اختلافات نے تنازعات کی شکل اختیار کرلی۔ مثلاً 1980 کی دہائی میں پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے۔ ان تنازعات کے باعث بہت سی انسانی جانوں اور املاک کو نقصان پہنچا اور بہت سے معاشرتی گروہ اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرنے لگے۔

(V) ہیگو فریم ورک فار ایکشن کی ترجیحات

(Priorties of Hyogo Framework for Action)

جاپان کے شہر ہیوگو (Hyogo) میں 18 تا 22 جنوری 2005ء میں ہونے والی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں آفات سے نمٹنے کیلئے ایک حکمت عملی طے کی گئی جس کو ''فریم ورک فار ایکشن 2005 تا 2015'' کا نام دیا گیا۔ اس کانفرنس کا نعرہ تھا ''قومی اور مقامی سطح پر آفات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا''۔ اس کانفرنس نے مندوبین کو خطرات کے مقابلے کی صلاحیت میں اضافے کیلئے ایک مربوط نظام اور حکمت عملی کے تحت سوچنے کا ایک منفرد موقع فراہم کیا۔

1۔ عملدرآمد کی ترجیحات 2015-2005ء

اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ خطرات میں کمی ملکی اور مقامی سطح کی حکمت عملی اور ترجیحات کا حصہ ہو اور اس پر عملدرآمد کیلئے ادارہ جاتی حمایت میسر ہو۔ جو ممالک آفات سے نمٹنے کیلئے پالیسی سازی، قانون سازی اور تنظیمی صلاحیتوں کا مسلسل سہارا لیتے ہیں اور جو مخصوص اور قابل پیمائش اشاروں کے ذریعے اپنی کارکردگی پر نظر رکھتے ہیں ان میں خطرات سے نمٹنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ممالک زندگی کے تمام شعبوں میں خطرات سے نمٹنے کے اقدامات پر عملدرآمد سے متعلق باآسانی عوامی اتفاق رائے پیدا کر لیتے ہیں۔

اہم سرگرمیاں

i۔ قانون سازی اور تنظیمی فریم ورک

- آفات سے بچنے کیلئے قومی سطح پر ایک مربوط نظام کے قیام اور اس کے فروغ کیلئے حمایت کرنا۔ مثلاً مختلف شعبوں کی شمولیت سے قومی پلیٹ فارم کا قیام جس میں ہر شعبے کی مقامی اور قومی سطح پر ذمہ داریوں کا تعین کیا گیا ہو۔
- خطرات میں کمی کے پہلو کو تمام سرکاری ترقیاتی پالیسیوں اور منصوبوں کا بنیادی حصہ بنایا جائے جیسا کہ غربت میں کمی کی حکمت عملی اور مختلف شعبوں کے ترقیاتی منصوبے وغیرہ
- خطرات میں کمی کیلئے قانون کی منظوری یا اس میں مناسب ترمیم کرنا بشمول ان ضابطوں اور قواعد کے جن کے ذریعے عملدرآمد یقینی بنایا جاتا ہے یا پھر خطرات میں کمی کے اقدامات پر عملدرآمد کے لئے مختلف ترغیبات دی جاتی ہیں۔
- مقامی سطح پر خطرات کی نوعیت اور اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے ذمہ داریوں اور وسائل کی بنیادی سطح پر منتقلی جیسے کہ مقامی انتظامیہ کے اہلکار وغیرہ

ii۔ وسائل

- ہر سطح پر خطرات سے نمٹنے کیلئے انسانی وسائل کا جائزہ لینا اور فوری اور مستقبل کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے صلاحیتوں میں اضافہ کی منصوبہ بندی کرنا۔
- خطرات میں کمی سے متعلق پالیسی، منصوبوں اور قوانین پر عملدرآمد کیلئے تمام متعلقہ شعبوں اور حکام میں ترجیحات کی مناسبت سے وسائل تقسیم کرنا۔
- خطرات میں کمی کے مقصد کے فروغ اور اس کو تمام ترقیاتی منصوبوں کا حصہ بنانے سے متعلق حکومتوں کو مضبوط عزم کا اظہار کرنا چاہیے۔

مقامی آبادی کی شمولیت

- خطرات میں کمی کیلئے مقامی آبادی کی شمولیت کو مخصوص پالیسیوں کی منظوری، عوامی رابطوں میں اضافے، رضا کاروں کے بہتر انتظام یعنی ان کے کردار اور ذمہ داریوں کا تعین اور ان کو مناسب اختیارات اور وسائل کی تفویض کے ذریعے فروغ دیا جا سکتا ہے۔

2۔ خطرات کی نشاندہی، جائزہ، نگرانی اور پیشگی اطلاعات کے نظام میں بہتری

- خطرات میں کمی اور ان کا مقابلہ کرنے کیلئے معاشرتی سوچ کے فروغ کا نقطۂ آغاز خطرات اور خدشات کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں جیسا کہ معاشروں کو درپیش ظاہری، معاشرتی، معاشی اور ماحولیاتی کمزوریاں جن کے باعث نقصانات میں اضافے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے اور مختصر یا طویل مدت میں ان خطرات کی نوعیت میں آنے والی تبدیلی اور ان کا مقابلہ کرنے کیلئے صلاحیتوں میں کمی یا اضافے اور پھر ان سے متعلق اٹھائے گئے اقدامات کا علم ایک بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

i۔ قومی اور مقامی سطح پر خدشات کا جائزہ

- خطرات کے نشانے پر مقامی آبادی، عام لوگ اور فیصلہ سازوں کو باخبر رکھنے کیلئے قابل فہم انداز میں نقشوں اور اعداد و شمار کا استعمال کیا جائے اور ان معلومات کو باقاعدگی کے ساتھ تازہ ترین بنا کر تقسیم کیا جائے۔

ii۔ پیشگی اطلاع

- خطرات کی پیشگی اطلاع کے نظام کو مقامی آبادی کی ضرورت اور سمجھ بوجھ کے مطابق ترتیب دیا جائے۔ یہ نظام مقامی آبادی کی ترکیب، جنس، ثقافت اور ذریعہ معاش کو مدنظر رکھ کر بنایا جائے۔ اس نظام کے تحت لوگوں کو خطرات کی پیشگی اطلاع کے بعد ضروری حفاظتی اقدامات کے بارے میں بھی آگاہی دی جائے تاکہ امدادی حکام اور فیصلہ سازوں کو امدادی کارروائیوں میں مدد مل سکے۔
- خطرے کی پیشگی اطلاع سے متعلق معلومات کا ایک ایسا مربوط نظام بنایا جائے اور اس کا باقاعدگی سے تنقیدی جائزہ لیا جائے جس کے تحت ہنگامی حالت یا خطرے کی صورت میں فوری اور مربوط ردعمل ظاہر کیا جا سکے۔
- خطرے کی پیشگی اطلاع کے نظام کو ہر حکومتی پالیسی اور فیصلہ سازی کا حصہ بنانے کیلئے تنظیمی صلاحیتوں میں اضافے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح پیشگی اطلاع کے نظام کو کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے قومی اور مقامی سطح کے نظام کا بھی مربوط حصہ ہونا چاہیے۔ خطرے کی اطلاع کے نظام کی کارکردگی کو باقاعدگی سے آزماتے رہنا چاہیے۔
- 2003ء میں جرمنی کے شہر بون میں ہونے والی پیشگی اطلاع سے متعلق دوسری بین الاقوامی کانفرنس کے نتائج اور سفارشات پر عمل درآمد کیا جائے۔ اس مقصد کیلئے خطرے کی پیشگی اطلاع کے نظام کے تمام متعلقہ شعبوں اور فریقین کے درمیان رابطوں اور تعاون کو مضبوط بنا

کر پیشگی اطلاع کے نظام کو زیادہ موثر بنایا جائے۔

- ماریشس میں طے کی جانے والی حکمت عملی(Mauritius Strategy) کے نتائج پر عمل درآمد کیلئے بارباڈوس (Barbados) پروگرام آف ایکشن کے مطابق ترقی پذیر جزیرہ نما ریاستوں میں قابل اعتماد ترقیاتی عمل شروع کیا جائے جس میں خطرات سے پیشگی اطلاعات کے نظام اور آفات سے مقابلے کی صلاحیتوں کو بہتر بنانا شامل ہو۔

iii۔ صلاحیت(Capacity)

- تحقیق، مشاہدے، نقشہ بندی، تجزیئے اور قدرتی آفات اور آبادی کی کمزوریوں سے متعلق پیش گوئی کے مقاصد کے حصول کیلئے ترقی کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور سائنسی، تکنیکی اور تنظیمی صلاحیتوں کو فروغ دیا جائے۔
- بین الاقوامی، علاقائی، قومی اور مقامی سطح پر نگرانی، جائزے اور خطرے کی پیشگی اطلاع کیلئے معلومات کا تبادلہ ان کی مکمل شفاف فراہمی کیلئے معلومات کے ذخیرے کے قیام اور اس کے فروغ کیلئے کام کیا جائے۔
- خطرات کے جائزے، نگرانی اور ان کی پیشگی اطلاع سے متعلق سائنسی اور تکنیکی طریقوں میں بہتری کے عمل کی حمایت کی جائے۔ اس مقصد کیلئے تحقیق، اشتراک، تربیت اور تکنیکی صلاحیت میں اضافہ کیا جائے۔
- آفات کے نقصانات، اثرات، نقشہ جات سے متعلق اعداد و شمار کو ترتیب دینے، ان کے تجزیئے اور تقسیم سے متعلق صلاحیت اور نظام کو مضبوط بنانا۔

iv۔ علاقائی سطح پر ابھرنے والے خطرات

- دنیا کے مخصوص خطوں میں خطرات علاقائی نوعیت اختیار کر لیتے ہیں ایک سے زیادہ ممالک کیلئے ایسے خطرات کے متعلق مناسب اعداد و شمار اور معلومات کے ذریعے علاقائی سطح پر اقدامات سے تباہی اور نقصانات میں کمی کی جا سکتی ہے۔
- علاقائی خطرات سے نمٹنے کیلئے علاقائی سطح پر تعاون ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے ایسی آفات کی نگرانی اور پیشگی اطلاعات کے نظام کو موثر بنانے کیلئے علاقے کے ملکوں کے درمیان معلومات کا باقاعدہ تبادلہ لازمی ہوتا ہے۔ خصوصاً جب علاقے میں پانی کے وسائل کا مشترکہ استعمال ہوتا ہے جیسے کہ ایک دریا کا ایک ملک سے دوسرے ملک میں بہنا۔
- ماحول اور آفات سے متعلق طویل المدتی تبدیلیوں اور ان سے متعلق نئے مسائل کے بارے میں تحقیق، تجزیہ اور رپورٹوں کی تیاری سے مقامی آبادی اور حکومتوں کی آفت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ اور خطرات کے بارے میں بروقت اور صحیح اندازہ لگا کر نقصان میں کمی کی جا سکتی ہے۔

3۔ معلومات، جدت اور تعلیم کے ذریعے ہر سطح پر تحفظ اور مقابلے کا رجحان پیدا کرنا

i۔ معلومات کا نظام اور تبادلہ

- لوگوں میں آفات کا مقابلہ کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے خطرات کے نشانے پر آبادی کی حفاظت کیلئے ضروری معلومات کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ ان معلومات میں روایتی اور مقامی ثقافتی عوامل کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔
- آفات کے منتظمین، ماہرین، منصوبہ سازوں اور مختلف شعبوں اور علاقوں کے مابین معلومات اور مہارت کے رابطوں اور تبادلے کے ذریعے مقامی خطرات میں کمی کے منصوبوں کی تشکیل دی جائے۔
- سائنسدانوں اور امدادی کارکنوں کے درمیان دوطرفہ بات چیت اور تعاون کو فروغ دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ فریقین کے درمیان اشتراک کو بڑھایا جائے۔ فریقین میں معاشرتی اور معاشی سطح پر کام کرنے والی تنظیمیں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
- معلومات، رابطوں اور خلائی ٹیکنالوجی کے استعمال اور با آسانی دستیابی کو فروغ دیا جائے اور خلاء سے زمین کا مشاہدہ کرنے والی ٹیکنالوجی کی مدد سے خطرات میں کمی اور اس تک تمام فریقین کی رسائی کو بھی یقینی بنایا جائے۔
- آفات سے نمٹنے کیلئے بین الاقوامی معیار کے طریقوں اور معلومات کے تبادلے، واسطے، مقامی، قومی، علاقائی اور بین الاقوامی فریقین، اداروں اور شخصیات سے متعلق ڈائریکٹری شائع کی جائے جس کی مدد سے خطرات اور نقصانات میں کمی سے متعلق جدید معلومات اور کم لاگت کے طریقوں اور ٹیکنالوجی کے بارے میں تفصیلات کا تبادلہ ہو سکے گا۔
- شہری ترقیاتی ادارے تعمیرات یا زمین کی خرید وفروخت سے پہلے لوگوں کو اس جگہ پر آفات سے بچاؤ کیلئے مختلف انتظامات کے حوالے سے آگاہ کریں گے۔
- آفات سے بچاؤ کے متعلق اہم اصلاحات کی تشہیر کم از کم اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کی زبانوں میں کی جائے تاکہ یہ ممالک اپنے ترقیاتی منصوبوں تحقیقات اور تربیتی نصاب میں ان اصطلاحات کا استعمال شروع کردیں اور عوام کو معلومات دینے کے نظام کا بھی حصہ بنالیں۔

ii۔ تعلیم اور تربیت

- آفات سے بچاؤ کے طریقوں کو تعلیمی اداروں کے نصاب کا باقاعدہ حصہ بنایا جائے اور نصابی اور غیر نصابی ذریعوں سے ان طریقوں کی نوجوانوں اور بچوں میں تشہیر کی جائے اور اس طرح آفات کے خطرات سے ممکنہ نقصانات میں کمی کی حکمت عملی کو اقوام متحدہ کے 2005 سے 2015 کے تعلیم برائے دیرپا ترقی کے عشرے کا حصہ بنایا جائے۔ (UN Decade of Education for Sustainable Development)
- مقامی خطرات کے جائزے اور نقصانات میں کمی کے منصوبوں اور تیاریوں کو سکولوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں فروغ دیا جائے۔
- سکولوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نقصانات میں کمی کی حکمت عملی پر عملدرآمد کو فروغ دیا جائے۔
- مخصوص شعبوں میں آفات کے نقصانات میں کمی سے متعلق تعلیمی اور تربیتی پروگرام منعقد کئے جائیں جیسے کہ ترقیاتی ماہرین، ہنگامی

اہلکار، مقامی حکومتوں کے ماہرین وغیرہ

- آفات سے نمٹنے اوراس کے نقصانات میں کمی کیلئے مقامی آبادی کی ضروریات کے مطابق تربیت اوراس میں مقامی رضا کاروں کے ذریعے صلاحیتوں میں اضافے کوفروغ دیا جائے۔

iii۔ تحقیق

- نقصان میں کمی کیلئے کئے جانے والے اقدامات کے فائدہ مند ہونے یا نہ ہونے سے متعلق معاشرتی اور معاشی عوامل کی روشنی میں تجزیئے اورمختلف خطرات کے بارے میں پیشگی اطلاعات کے قابل اعتبار نظام کیلئے بہتر طریقہ کار وضع کرنا ہوگا۔اس طریقے کار کوعلاقائی، قومی اورمقامی سطح پر فیصلہ سازی کے عمل کا حصہ بنانا ہوگا۔
- ارضیاتی، موسمی، آبی اور ماحولیاتی آفات وخطرات اور مقامی آبادی میں ان کے مقابلے کی صلاحیت کا جائزہ لینے کیلئے تکنیکی اور سائنسی صلاحیت کوبہتر بنانا، اس میں علاقائی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں کی نگرانی اور جائزہ بھی شامل ہے۔

iv۔ عوامی آگاہی

- معاشرے کی ہرسطح پر آفات سے مقابلے کا ماحول اورعوامی رجحان پیدا کرنے کیلئے ذرائع ابلاغ کے ساتھ رابطوں میں اضافہ کرنا۔
- آفات کے خطرات جن کاتعلق معاشرتی، معاشی، ماحولیاتی تبدیلیوں اورزمین کے استعمال اورارضیاتی، موسمی، آبی تبدیلی سے ہوتا ہے ان سے شعبہ جاتی ترقیاتی منصوبوں کے ذریعے نمٹا جاتا ہے یا پھرآفت کی تباہی کے بعد کے حالات میں ان کاازالہ کیا جاتا ہے۔

خاص سرگرمیاں

i۔ ماحول اورقدرتی وسائل کا استعمال

- حیاتیاتی ماحول کے مناسب اور ماحول دوست استعمال کی حوصلہ افزائی کرنا جس میں زمین کے بہتر استعمال کیلئے منصوبہ سازی اور ترقیاتی سرگرمیاں شامل ہوں تا کہ خطرات میں کمی اوران سے مقابلے کی صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکے۔
- ماحولیاتی اور قدرتی وسائل کے استعمال کیلئے ایک مربوط نظام پرعمل کیا جائے جس میں تعمیراتی اور غیرتعمیراتی کے اقدامات سمیت سیلاب کی روک تھام اورحیاتیاتی نظام کی حفاظت جیسے اقدامات کے ذریعے خطرات میں کمی کرنا شامل ہے۔
- خطرات میں کمی کے نظریئے کوموجودہ موسمیاتی تغیراوراس سے منسلک خدشات سے متعلق منصوبہ بندی کا حصہ بنانا چاہیے، ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق معلومات کوآفات سے بچاؤ کے متعلق معمول کی معلومات کے نظام کا باقاعدہ حصہ بنانا چاہیے تا کہ منصوبہ ساز، ماہرین تعمیرات اورحکام ان معلومات کا فائدہ اٹھا کر مستقبل کی پالیسیاں ترتیب دے سکیں۔

ii۔ معاشرتی اور معاشی ترقی سے متعلق سرگرمیاں

- مقامی آبادی کی طرف سے آفات کے مؤثر مقابلے کیلئے ان کو خوراک کی فراہمی یقینی بنانا ہوگی۔ اس مقصد کیلئے خشک سالی، سیلاب، سمندری طوفان اور دوسری آفات کے نشانے پر آبادیوں کیلئے ہنگامی حالات میں خوراک کی فراہمی کا مربوط منصوبہ بنانا چاہیے۔ خصوصاً ان علاقوں میں جہاں کی گزر بسر ہی زراعت پر ہے۔
- صحت کے شعبے میں خصوصی طور پر ایسی حکمت عملی اپنائی جائے جس کا مقصد آفات کے دوران ہسپتالوں کو خطرات سے محفوظ رکھنا ہو۔ تمام نئے ہسپتالوں کو ایسی جگہ اور اس معیار کا تعمیر کیا جائے کہ وہ زلزلے یا سیلاب جیسی آفات کا مقابلہ کر سکیں اور متاثرین کی امداد کے کام میں رکاوٹ نہ پیدا ہو۔
- سکولوں، طبی مراکز، ہسپتال، پینے کے پانی، بجلی گھروں سڑکوں، پلوں اور خطرات کی پیشگی اطلاع دینے والے مراکز اور ثقافتی مراکز کی حفاظت کیلئے خصوصی انتظامات کئے جانے چاہئیں تاکہ یہ ادارے نقصانات میں کمی کے عمل میں اپنا کردار احسن طریقے سے ادا کر سکیں۔
- آفات سے متاثرہ افراد کی بہبود کیلئے عوامی فلاحی نظام کو مضبوط بنایا جائے تاکہ متاثرہ لوگوں خصوصاً غریب، عمر رسیدہ اور معذور افراد کی بہتر مدد کی جا سکے۔ متاثرین خصوصاً بچوں کو صدمے سے نکالنے کیلئے ان کے نفسیاتی علاج کا بھی انتظام ہونا چاہیے۔
- تباہی کے بعد بحالی اور تعمیر نو کا مرحلہ متاثرہ آبادی اور بچ جانے والے افراد کو آفات سے مقابلے کی تربیت دینے کا مناسب موقع ہوتا ہے۔ اس تربیت سے یہ لوگ ایک لمبے عرصے کیلئے آفات کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً مہارت اور علم کے تبادلے کے ذریعے۔
- اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ متاثرین کیلئے شروع کئے گئے کسی پروگرام کے باعث آفات کے نقصان میں کمی کی بجائے کہیں مقامی آبادی مزید خطرات کا شکار نہ ہو جائے۔
- ممکنہ متاثرہ علاقوں میں ایک سے زیادہ روزگار کے ذرائع کو فروغ دیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ترقیاتی پروگراموں کے باعث یہ متاثر نہ ہوں اور نہ ہی مقامی آبادی کی آفت کے مقابلے کی صلاحیت میں کمی آئے۔
- مقامی لوگوں کیلئے کاروبار میں نقصان کے امکان کو کم کرنے کیلئے کاروبار کا بیمہ یا دوسری ایسی سکیمیں شروع کی جائیں جس کے باعث کاروبار کو پہنچنے والے نقصان کا ازالہ کیا جا سکے۔
- آفات سے نقصانات میں کمی کیلئے کی جانے والی سرگرمیوں میں نجی اور سرکاری شعبوں کے اشتراک کو فروغ دیا جائے۔

لوگوں میں آفات کا مقابلہ کرنے کے رجحان کو تقویت دینے کیلئے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کی جائے تاہم زیادہ توجہ آفات سے پہلے خطرات کی پیشگی اطلاع دینے والے نظام میں بہتری اور خطرات کی جانچ پڑتال کی صلاحیت بڑھانے پر دی جائے۔
- خطرات کے اندیشے سے متعلق متبادل اور نئے طریقے اپنائے جائیں۔

iii۔ زمینی استعمال کی منصوبہ بندی اور تکنیکی اقدامات

- شہری آبادی میں تیزی سے اضافے والے علاقوں اور خصوصاً گنجان آبادی والے علاقے جو آفات کی ممکنہ زد میں ہوتے ہیں وہاں شہری منصوبہ بندی میں آفات سے بچاؤ کے عوامل شامل کئے جائیں۔
- بنیادی ترقیاتی ڈھانچے سے متعلق بڑے منصوبوں جیسے سڑک اور پل کی تعمیر میں آفات سے نپٹنے کے اقدامات اور تیاریوں کے عنصر کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے۔
- زمین کے استعمال سے متعلق پالیسی اور منصوبہ سازی میں نگرانی کے آلات اور راہنما اصولوں کے استعمال کے ذریعے آفات سے نقصان میں کمی کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔
- دیہی ترقی کے منصوبوں اور انتظام میں خصوصاً پہاڑی علاقوں اور ساحلی سیلابی علاقوں میں خطرات سے کمی کے منصوبے کو شامل کرنا چاہیے۔اس میں انسانی آبادکاری کیلئے محفوظ علاقوں کی نشاندہی بھی شامل ہے۔
- موجودہ تعمیراتی ضابطوں کے معیار میں ترمیم یا نئے تعمیراتی ضابطوں اور معیار کی تشکیل کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ انہیں زیادہ موثر بنایا جاسکے اور خصوصاً غیر رسمی اور انتہائی عارضی انسانی آبادی والے علاقوں میں ان تعمیراتی ضابطوں پر عملدرآمد اور ان کی نگرانی کیلئے مقامی انتظامیہ کی کارکردگی میں بھی اضافہ کیا جائے تاکہ یہ تعمیرات آفات کی صورت میں مضبوطی سے اپنی جگہ قائم رہیں اور قیمتی انسانی جانیں بچائی جا سکیں۔

5۔ آفات کے مؤثر مقابلے کی ہر سطح پر تیاری

اگر حکام،افراد اور مقامی آبادی مکمل طور پر تیار ہوں اور فوری اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کریں تو آفات،ان کے اثرات اور نقصانات کو بڑی حد تک گھٹایا جاسکتا ہے۔ یہ سب آفات سے بچاؤ کیلئے مناسب معلومات اور صلاحیت کے ساتھ ہی ممکن ہے۔

اہم سرگرمیاں

- علاقائی،قومی اور مقامی سطح پر پالیسی، تکنیکی اور تنظیمی عمل کے ذریعے ٹیکنالوجی کے حصول،تربیت اور انسانی و مادی وسائل کو یقینی بنایا جائے۔
- خطرے کی پیشگی اطلاع دینے والے اور نقصان میں کمی کیلئے ترقیاتی اور دوسرے محکموں اور اداروں کے مابین دوطرفہ رابطوں اور معلومات کے تبادلوں کو فروغ دینا تاکہ نقصان میں کمی کیلئے ایک ہمہ جہتی منصوبہ بندی کی جاسکے۔
- علاقے کے ممالک کے تعاون سے ایسا علاقائی منصوبہ بنایا جائے جو خطے میں ممکنہ آفت کے مقابلے اور اس کے نقصانات میں کمی میں مدد دے سکے۔اس حوالے سے علاقائی پالیسیوں کی ترتیب اور ان میں حالات کی مناسبت سے ترمیم اور ان پالیسیوں پر عملدرآمد کا نظام اور اس کے کیلئے بنیادی ڈھانچہ جیسے سڑکوں اور پلوں کی تعمیر اہمیت کی حامل ہیں۔
- ہر سطح پر ہنگامی منصوبوں، پالیسیوں اور آفات سے نمٹنے کی تیاریوں کا باقاعدگی سے جائزہ لینا اور ان میں مناسب بہتری لانا خصوصاً

آفات کے نشانے پر علاقوں اور لوگوں کی ضروریات کو مدنظر رکھنا آفات سے مقابلے کے لئے مقامی آبادی میں مشقیں کروانا جس میں مقامی ضروریات کے مطابق خوراک ادویات اور دوسرے امدادی سامان کی ترسیل شامل ہو۔

- آفات کے مقابلے، بحالی اور تیاری کیلئے ہنگامی مالی امداد کا نظام وضع کرنا جیسے کہ ہنگامی مالی امداد کے فنڈ کا قیام وغیرہ
- متاثرین اور متعلقہ فریقین کی امدادی کاموں اور تیاریوں میں شمولیت کیلئے مخصوص نظام وضع کرنا۔ خصوصاً رضا کار شہریوں کے مناسب استعمال کیلئے نظام کی تشکیل دینا۔

a۔ عمومی عوامل

اس فریم ورک پر عملدرآمد کیلئے مختلف ممالک اور علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں بشمول اقوام متحدہ اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی ترقیاتی پالیسیوں اور منصوبوں کی تیاری میں آفات سے بچاؤ کے طریقوں اور پالیسیوں کو بھی جگہ دیں۔ فریم ورک پر عملدرآمد کیلئے ممالک کا کردار اہم ہے مگر اس کے ساتھ بین الاقوامی برادری کو بھی اس کیلئے سازگار ماحول مہیا کرنا ہوگا۔ آفات سے بچاؤ کے بین الاقوامی ادارے (International Strategy for Disaster Reduction)(ISDR) کی بنیاد پر اقوام متحدہ، دوسری بین الاقوامی تنظیموں اور مالیاتی اداروں کے درمیان بڑے پیمانے پر رابطوں کیلئے تمام ممالک کو متحرک ہونا چاہیے۔ آنے والے وقت میں آفات سے بچاؤ کے متعلق بین الاقوامی معاہدوں اور قوانین پر عملدرآمد اور ان کو زیادہ موثر بنانے کی ضرورت ہے۔ ملکوں، علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کو مختلف خطوں میں آفات سے نمٹنے کیلئے تربیت دیئے جانے کے منصوبوں اور متعلقہ تنظیموں کی مکمل حمایت کرنی چاہیے تاکہ وہ آپس میں رابطوں، معلومات کے تبادلے، تجربے اور مقامی، قومی اور علاقائی سطح پر رضا کار قوت کی تشکیل سے آفات کا بہتر مقابلہ کرسکیں۔ رضا کاروں کی ایسی فورس علاقائی اور بین الاقوامی آفات میں بھی اپنا کردار ادا کرتی ہے۔

بارباڈوس پروگرام آف ایکشن کے تحت ماریشیس کی حکمت عملی میں قدرتی آفات سے جزیرہ نما چھوٹے ممالک کو غیر معمولی خطرات لاحق ہونے کی حقیقت پر زور دیا گیا ہے۔ جزیرہ نما ممالک نے آفات سے مقابلے کیلئے اپنی صلاحیت بڑھانے کے فریم ورک کو مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ انتہائی غریب ممالک کو آفات سے درپیش خطرات کے پیش نظر یہ توقع کی جاتی ہے کہ دوسرے ایشیائی غریب ممالک اس سلسلے میں متاثرہ غریب ممالک کو ترجیحی بنیادوں پر امداد فراہم کریں گے۔ براعظم افریقہ میں قدرتی آفات کے باعث ترقی کے عمل کو شدید نقصان پہنچا ہے اس کی وجہ خطے میں آفات سے نمٹنے کی صلاحیت کا نہ ہونا ہے۔ آفات سے بچاؤ کے متعلق بین الاقوامی کانفرنس کی سفارشات پر دوسرے ایسے ہی بین الاقوامی اجلاسوں کے نتائج کی روشنی میں مربوط انداز میں عمل کیا جائے گا۔ ایسا کرنے کیلئے خطرات میں کمی سے متعلق ملکوں اور میلینیم اعلامیہ کے اہداف کے حصول میں کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس تناظر میں 2005-2015ء کے فریم ورک فار ایکشن پر عملدرآمد کا بھی مناسب جائزہ لیا جائے گا۔

b۔ ریاستوں کی ذمہ داریاں

تمام ریاستوں کو آفات سے بچاؤ کے بین الاقوامی معاہدوں، اپنے ملکی قوانین اور مالی، افرادی اور مادی وسائل کے اندر رہتے ہوئے سول سوسائٹی اور دوسرے فریقین کے تعاون سے قومی اور مقامی سطح پر درج ذیل اقدامات کرنے کیلئے کوششیں کرنی ہوں گی۔ ملکوں کو علاقائی اور بین الاقوامی تعاون کے تناظر میں مستعدی سے کردار ادا کرنا ہوگا۔

- تمام ممالک کو آفات سے نمٹنے کی اپنی صلاحیت سے متعلق ایک بنیادی جائزہ رپورٹ شائع کرنی ہے جس میں آفات سے نمٹنے کی ملکی صلاحیت، ضروریات اور پالیسیوں کو مدنظر رکھا جائے گا اور ان معلومات کو مناسب انداز میں علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کو فراہم کیا جائے گا۔
- فریم ورک فار ایکشن پر عملدرآمد کیلئے ایک مناسب قومی نظام کی تشکیل دینا اور اس سے متعلق ISDR کو مطلع کرنا۔
- اس شعبے میں بین الاقوامی تعاون اور فریم ورک فار ایکشن کے تحت آفات سے بچاؤ سے متعلق قومی منصوبوں کا خلاصہ باقاعدگی سے شائع کرنا اور اس کا جائزہ لینا۔
- فریم ورک فار ایکشن کے تحت قومی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے طریقہ کار وضع کرنا جس میں اس کے فوائد اور نقصانات کے جائزے کے علاوہ نگرانی اور خطرات اور ان سے نپٹنے کی صلاحیت کا اندازہ لگانا شامل ہو۔ خصوصاً ان علاقوں کے بارے میں جہاں آبی و موسمیاتی اور زیر زمین آفات کا خدشہ اور خطرہ ہو۔
- دیرپا اور ماحول دوست ترقی کے متعلق معلومات کی فراہمی کے موجودہ بین الاقوامی نظام میں آفات سے بچاؤ کے حوالے سے ملکی کارکردگی کی معلومات شامل کرنا۔
- آفات سے بچاؤ کے متعلق بین الاقوامی معاہدوں کا حصہ بننا یا ان کی قومی سطح پر منظوری دینا اور ان پر موثر عملدرآمد کو یقینی بنانا
- آفات سے بچاؤ کے نظام اور ماحولیاتی تبدیلی کے باعث پیدا ہونے والے خطرات کے مقابلے کا ایک مربوط نظام وضع کرنا۔ آئندہ آنے والی ماحولیاتی تبدیلیوں کو پیش نظر رکھ کر آفات سے بچاؤ کی حکمت عملی ترتیب دینا۔

c۔ علاقائی تنظیمیں اور ادارے

آفات سے بچاؤ کے متعلق علاقائی تنظیموں کو درج ذیل مقاصد ترجیحات اور وسائل کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔

- تکنیکی تعاون اور صلاحیتوں میں اضافے آفات کے مقابلے کی صلاحیت میں اضافے اور نگرانی و جائزے کے طریق کار کو وضع کرنے کیلئے علاقائی سرگرمیوں کو فروغ دینا اور اس سلسلے میں دوسرے ممالک کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کرنا۔
- آفات کے خطرات میں کمی کی صورتحال سے متعلق بنیادی معلومات اور اعداد و شمار کی علاقائی اور قومی جائزہ رپورٹوں کی تیاری اور اشاعت جن میں علاقائی تنظیمیں اپنی ضروریات اور مقاصد کا احاطہ کریں۔
- آفات سے بچاؤ کے متعلق علاقائی تنظیموں اور رکن ممالک کی کارکردگی کا باقاعدگی سے جائزہ لینا اور اس سے متعلق رپورٹ شائع

کرنا۔اس کام میں آنے والی مشکلات اور تنظیمی ضروریات سے متعلق معلومات بھی ان رپورٹس کا حصہ ہونی چاہئیں۔

- خصوصی مہارت کے حامل علاقائی تعاون کے مخصوص مراکز کا قیام جن کا مقصد آفات سے بچاؤ کے متعلق تحقیقات، تربیت، معلومات اور صلاحیت میں اضافے کو عام کرنا ہو۔

- سونامی اور سمندری طوفانوں سمیت آفات کی پیشگی اطلاعات دینے کے علاقائی نظام کو قائم کرنا اور اس کی صلاحیت میں بتدریج اضافہ کرنا۔

d۔ بین الاقوامی تنظیمیں

اقوام متحدہ سمیت تمام بین الاقوامی تنظیموں اور مالیاتی اداروں کو درج ذیل مقاصد، ترجیحات اور وسائل کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔

- آفات سے بچاؤ کے متعلق بین الاقوامی حکمت عملی کی مکمل حمایت اور عملدرآمد کیلئے تمام اقدامات کرنا اور آفات سے مقابلے کی صلاحیت والی قوموں اور آبادیوں کی تشکیل دینا اور فریم ورک فار ایکشن کے تحت آفات کے خطرات میں کمی کرنے والے عوامل کے درمیان رابطوں کو مضبوط بنانا۔

- آفات کے نشانے پر ممالک کی امداد کیلئے اقوام متحدہ کی عمومی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا اور اس سے متعلق ادارے کی کارکردگی کے بارے میں باقاعدہ جائزے کیلئے طریق کار وضع کرنا۔

- خطرات کے نشانے پر ممالک کی مدد کیلئے فریم ورک فار ایکشن کے تحت مخصوص اقدامات تجویز کرنا اور ان اقدامات کو اپنے اداروں کے سائنسی اور ترقیاتی منصوبوں اور پالیسیوں کا حصہ بنانا اور اس حوالے سے مناسب فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنانا بھی ضروری ہے۔

- فریم فار ایکشن کے تحت آفات کے نشانے پر ممالک کی صلاحیت کے اضافے میں مدد کرنا اور اس سلسلے میں ان کی تنظیمی اور تکنیکی صلاحیت میں اضافے کیلئے تعاون کرنا۔

- فریم ورک فار ایکشن پر عملدرآمد کیلئے رابطے کے بامقصد نظام کی حمایت میں تمام اقدامات کو یکجا کرنا جیسے کہ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UN Development Programme) اور انٹر ایجنسی سٹینڈنگ کمیٹی کے درمیان تعلقات جس میں ریذیڈنٹ کوآرڈینیٹنگ سسٹم (Resident Coordinating System) اور اقوام متحدہ کے ملکی دفاتر کے درمیان رابطے شامل ہیں۔اس طرح ترقیاتی تعاون کے تمام نظام میں آفات سے بچاؤ کے عوامل کو شامل کرنا جیسے کہ ملکوں کے بارے میں مشترکہ جائزہ رپورٹس (Common Country Assessments)، اقوام متحدہ کا ترقیاتی امداد کا فریم ورک (Un Development Assistance Framework) اور غربت کے خاتمے کی حکمت عملی شامل ہیں۔

- ہنگامی امداد کے متفقہ بین الاقوامی راہنما اصولوں کی روشنی میں متاثرہ ممالک کی درخواست پر مناسب بروقت اور فوری بین الاقوامی امداد کی فراہمی کو یقینی بنانا۔اس امداد کا مقصد آفت سے مقابلے کی صلاحیت میں اضافہ اور تلاش اور بچاؤ کیلئے بین الاقوامی اقدامات میں تعاون کرنا ہے۔

- آفات میں امداد کے بین الاقوامی نظام کو اس طرح مضبوط بنایا جائے کہ متاثرہ ممالک تباہی کے بعد معاشرتی اور معاشی بحالی کی جانب اپنا سفر بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے جاری رکھ سکیں۔

- مختلف بین الاقوامی اداروں کی تربیتی پروگرام کے ذریعے متاثرہ ممالک مین تیاری ردعمل اور بحالی کے عمل کو پائیدار بنایا جائے۔

- آفات سے بچاؤ کی بین الاقوامی حکمت عملی(The International Strategy for Disaster Reduction)

ISDR اور انٹر ایجنسی ٹاسک فورس برائے تخفیف نقصانات آفات میں قومی، علاقائی اور بین الاقوامی اداروں بشمول اقوام متحدہ سے کہا گیا ہے کہ وہ موجودہ نظام کے ازسرنو جائزے کے بعد درج ذیل فریم ورک فار ایکشن کے نفاذ میں تعاون کریں۔

اس فریم ورک کی روشنی میں مزید اقدامات کیلئے اس ٹاسک فورس کے اراکین کی انفرادی ذمہ داریوں اور اقدامات پر مشتمل ایک سانچہ تیار کیا جائے جس میں دوسرے بین الاقوامی پارٹنرز کا کردار متعین ہو۔

- فریم ورک فار ایکشن پر عملدرآمد کیلئے اقوام متحدہ کے اندر موثر اور مربوط اقدامات کرنا اور اس کیلئے دوسری متعلقہ بین الاقوامی اور علاقائی تنظیموں کو ان کے مقاصد کے مطابق باہمی تعاون میں مدد فراہم کرنا اس کے علاوہ فریم ورک فار ایکشن پر عملدرآمد میں درپیش مشکلات اور کمزوریوں کو دور کرنا اور متعلقہ قومی، علاقائی بین الاقوامی ترجیحات کے مطابق ماہرین کی مدد سے راہنما اصولوں کی تیاری میں مشاورتی عمل کو آگے بڑھانا۔

- فریم ورک فار ایکشن پر عملدرآمد کیلئے قومی حقیقت پسندانہ اور قابل شمار اشارات کی تیاری کیلئے اقوام متحدہ کی متعلقہ تنظیموں اور علاقائی اور قومی سطح کی تکنیکی اور سائنسی اداروں اور سول سوسائٹی سے مشاورت کرنا۔ ان اشارات کی مدد سے رکن ممالک فریم ورک پر عملدرآمد سے متعلق اپنی کارکردگی جانچ سکتے ہیں۔ یہ اشارات بین الاقوامی تسلیم شدہ ترقیاتی اہداف بشمول میلینیئم اعلامیہ کے مطابق ہونے چاہئیں۔ جب یہ پہلا مرحلہ ختم ہو جائے تو پھر رکن ممالک کو آفات سے بچاؤ کے متعلق اپنی ملکی ترجیحات کے مطابق ان اشارات میں تبدیلی کرنے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

- آفات سے بچاؤ سے متعلق ملکی تنظیموں کے منصوبوں میں مدد کو یقینی بنانا جس میں ان تنظیموں کا کردار واضح انداز میں بیان کرتے ہوئے علاقائی سطح پر رابطوں کے ذریعے فریم ورک میں طے شدہ ترجیحات اور پالیسی ضروریات کیلئے حمایت حاصل کرنا۔

- دیرپا ترقی سے متعلق(Commission for Sustainable Development) کے ساتھ رابطوں کے ذریعے فریم ورک پر عملدرآمد کرنے والے فریقین کے متعلق ریکارڈ کو معلومات کے ذخیرے میں شامل کرنا۔

- معلومات کے ایک بین الاقوامی مرکز کی حیثیت سے اقدامات کے بہترین معیار، منصوبوں اور آلات سے متعلق معلومات کا تبادلہ، ترتیب، تجزیہ اور پھیلاؤ کو آفات سے بچاؤ کے مقصد کیلئے یقینی بنانا۔

- اور اس مقصد میں شامل ممالک اور بین الاقوامی تنظیموں کے بارے میں معلومات کو انٹرنیٹ کے ذریعے علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کیلئے دستیاب کرنا۔

- اقوام متحدہ اور جنرل اسمبلی کی ہدایات کے مطابق فریم ورک فار ایکشن کے مقاصد کے حصول میں کامیابی کی سطح کا مسلسل جائزہ اور

اس سے متعلق رپورٹوں اور جامع سمری کی تیاری جو جنرل اسمبلی اور اقوام متحدہ کی دوسری تنظیموں کے سامنے رکھی جائے۔

7۔ وسائل اکٹھے کرنا (Resource Mobilization)

فریم ورک فار ایکشن پر عملدر آمد کیلئے تمام ممالک اپنی مالی قوت کو مدنظر رکھتے ہوئے علاقائی اور بین الاقوامی اشتراک کے ذریعے درج ذیل اقدامات کریں گے۔

- اقوام متحدہ سمیت قومی، علاقائی اور بین الاقوامی وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانا
- دوطرفہ اور ایک سے زیادہ ذرائع سے فریم ورک فار ایکشن کے تحت مقاصد کا حصول جس میں مالی اور فنی تعاون کے علاوہ قرضوں کی واپسی کیلئے آفات سے متاثرہ ممالک کی مدد کرنا بھی شامل ہے۔اس میں آلات کی منتقلی اور سرکاری اور نجی شعبے کے اشتراک کے ذریعے شمال اور جنوب کے ممالک کے درمیان اور جنوبی ممالک کے مابین تعاون شامل ہے۔
- اقوام متحدہ کے ٹرسٹ فنڈ برائے آفات میں مناسب رضا کارانہ مالی امداد کی فراہمی تاکہ فریم ورک فار ایکشن کے تحت سرگرمیوں کو جاری رکھا جاسکے۔اس فنڈ کے موجودہ استعمال اور اس فنڈ کے فروغ کے منصوبوں کے قابل عمل ہونے سے متعلق باقاعدگی سے جائزہ لیا جانا چاہیے اسی فنڈ کی مدد سے آفات کے نشانے پر ممالک کی صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔
- ایسا اشتراک کیا جائے کہ جس سے مالی سرمائے میں نقصان کے امکانات کم کئے جاسکیں جیسے کہ بیمہ کے پریمیئم میں کمی، انشورنس کی سہولت زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا اور یوں آفات کے بعد تعمیر نو اور بحالی کے عمل کیلئے مالی امداد میں اضافہ کیا جائے۔حالات کی مناسبت سے ترقی پذیر ممالک میں انشورنس کے رجحان کو فروغ دیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆

(VI) اہم دفاتر کے ایڈریس اور ٹیلی فون نمبرز

The End